ગુજરાત શૈક્ષણિક સંશોધન અને તાલીમ પરિષદના પત્ર-ક્રમાંક
જીસીઈઆરટી/સીએન્ડઈ/2018/5808, તા.07/03/2018થી મંજૂર

آس پاس

ماحولیاتی مطالعہ

جماعت- III

આસપાસ પર્યાવરણ અભ્યાસ ધોરણ-III

عہدنامہ

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے شاندار بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایان شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تعظیم کروں گا
اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہلِ وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح وبہبودی میں ہی میری خوشی ہے۔

Price : ₹ 55.00

राष्ट्रीय शैक्षिक अनुसंधान और प्रशिक्षण परिषद्
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر-10-A، گاندھی نگر-382010

© NCERT نئی دہلی اور گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر

اِس کتاب کے جملہ حقوق بحق NCERT نئی دہلی اور گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ درسی کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی صورت میں NCERT نئی دہلی اور گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

پیش لفظ

قومی سطح پر یکساں نصاب رکھنے کی حکومت کی پالیسی کے تحت گجرات سرکار اور جی۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ گاندھی نگر کے ذریعے تاریخ 17-7-19 کی قراردادنمبر ج ش بھ 217 / سنگل فائل-62 / ن سے اسکولی سطح پر NCERT کی نصابی کتابوں کا براہِ راست عمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے پیش نظر NCERT نئی دہلی کی شائع کردہ جماعت III ماحول مضمون کی نصابی کتاب کا گجراتی میں ترجمہ کروا کر اس ترجمہ شدہ نصابی کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اردو ترجمہ شدہ اس نصابی کتاب کو طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے پاٹھیہ پُستک منڈل کافی مسرت محسوس کرتا ہے۔

مذکورہ گجراتی کتاب کا ترجمہ اور اس کا تبصرہ ماہر استادوں اور مدرس حضرات سے کروایا گیا ہے۔ تبصرہ نگاروں کی ہدایات کو مدّنظر رکھتے ہوئے کتاب کے مسودے میں بقدرِ ضرورت ترمیم واضافہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو شائع کرنے سے پیشتر ایک اسٹیٹ لیول کی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی کے ساتھ NCERT کے نمائندے RIE، بھوپال سے تشریف لائے ہوئے ماہرین کے ساتھ ایک سہ روزہ ورکشاپ کا اِنعقاد کیا گیا تھا۔ اس درسی کتاب کو آخری شکل ڈاکٹر کلپنا مسکی (RIE، بھوپال)، ڈاکٹر بھاویش پنڈیا، شری رِنکوبہن سُتھار، ڈاکٹر کیشو بھائی مورشانیا، شری دیویندر جوشی اور شری پروین پٹیل وغیرہ نے حاضر رہ کر اپنے قیمتی مشوروں سے ہدایات اور آرا سے نوازا ہے۔

اس درسی کتاب کو اغلاط سے پاک بنانے، مسرت سے بھرپور اور کارآمد بنانے کے لیے مکرمی عالی جناب شری اعلیٰ سیکریٹری تعلیم نے مخصوص رہنمائی فراہم کی ہے۔ اس درسی کتاب کو معیاری بنانے کے لیے اس مضمون سے شغف رکھنے والے حکومت کے اعلیٰ افسران نے بھی اپنا تعاون پیش کیا ہے۔ اس درسی کتاب کو طلبہ کے لیے مفید ومعیاری بنانے کے لیے منڈل نے کافی زحمت اٹھائی ہے تاہم درس وتدریس سے شغف رکھنے والے تمام حضرات کے مفید مشوروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

پی۔ بھارتی (IAS)
ڈائریکٹر
تاریخ : 21-11-2019

پاٹھیہ پُستک منڈل
گاندھی نگر

گجراتی ترجمہ
کماری رِنکو سی۔ سُتھار

اردو ترجمہ
جناب غلام فرید شیخ

تبصرہ
جناب مقبول احمد اے۔ شیخ
محترمہ نصیرہ بانو ایم۔ پٹھان
محترمہ سلمٰی بانو آئی۔ شیخ
محترمہ نجم النساء ایس۔ پٹھان
محترمہ پروین بانو این۔ شیخ

اصلاحِ زبان
جناب اختر دیوان یو۔ شیخ

ترتیب
ڈاکٹر چراغ ایچ۔ پٹیل
(سبجیکٹ کوآرڈینیٹر-فیزکس)

اشاعت ترتیب
شری ہرین پی. شاہ
(منڈل کے نائب دائریکٹر، اکیڈمک)

طباعت ترتیب
شری ہریش ایس لمباچیا
(منڈل کے نائب ڈائریکٹر- پروڈکشن)

طباعت- 2019 طباعتِ نو- 2020

ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل-'وِدیاین'، سیکٹر A-10، گاندھی نگر کی جانب سے۔ پی۔ بھارتی (IAS)، ڈائریکٹر۔

طابع :

Textbook Development Committee

Chairperson, Advisory Committee for Textbooks at the Primary Level

Anita Rampal, *Professor,* Department of Education (CIE), University of Delhi, Delhi

Chief Advisor

Savithri Singh, *Principal,* Acharya Narendra Dev College, New Delhi, formerly *Fellow,* Centre for Science Education and Communication, University of Delhi, Delhi

Members

Baljeet Kaur, *Primary Teacher,* MCD Primary Model School, Zamrudpur, New Delhi

Dilip Singh, *Programme Coordinator,* Digantar Shiksha Avam Khelkud Samiti, Jaipur

Juhi Srivastava, *Programme Coordinator,* Nirantar, New Delhi

Kavita Sharma, *Lecturer,* Department of Elementary Education, NCERT, New Delhi

Mamata Pandya, *Programme Coordinator,* Centre for Environmental Education, Ahmedabad

Poonam Mongia, *Assistant Teacher,* Sarvodaya Kanya Vidyalaya, Vikas Puri, New Delhi

Preeti Chadha, *Primary Teacher,* Experimental Basic School, CIE, University of Delhi, Delhi

Ravinder Pal, *Sr. Lecturer,* DIET, Rajinder Nagar, New Delhi

Reetu Singh, *Lecturer,* Department of Education in Social Sciences (DESS), NCERT, New Delhi

Simantini Dhuru, *Director,* Avehi Abacus Project, Mumbai, Maharashtra

Smriti Sharma, *Lecturer in Education,* Lady Sri Ram College, New Delhi

Sonia Shamihoke, *Primary Teacher,* Sanskriti School, Chanakya Puri, New Delhi

Sushmita Malik, D-4/4091, Vasant Kunj, New Delhi-70

Member-Coordinator

Manju Jain, *Professor,* Department of Elementary Education, NCER T, New Delhi

THE CONSTITUTION OF INDIA

PREAMBLE

WE, THE PEOPLE OF INDIA, having solemnly resolved to constitute India into a [1]**[SOVEREIGN SOCIALIST SECULAR DEMOCRATIC REPUBLIC]** and to secure to all its citizens :

JUSTICE, social, economic and political;

LIBERTY of thought, expression, belief, faith and worship;

EQUALITY of status and of opportunity; and to promote among them all

FRATERNITY assuring the dignity of the individual and the [2][unity and integrity of the Nation];

IN OUR CONSTITUENT ASSEMBLY this twenty-sixth day of November, 1949 do **HEREBY ADOPT, ENACT AND GIVE TO OURSELVES THIS CONSTITUTION.**

1. Subs. by the Constitution (Forty-second Amendment) Act, 1976, Sec.2, for "Sovereign Democratic Republic" (w.e.f. 3.1.1977)
2. Subs. by the Constitution (Forty-second Amendment) Act, 1976, Sec.2, for "Unity of the Nation" (w.e.f. 3.1.1977)

Acknowledgement

The National Council of Educational Research and Training (NCERT) gratefully acknowledges the contribution and cooperation of various organisations, subject experts, teachers and departmental members in the development of this book.

The Council thanks the authors and poets who have granted permission to use their work in this book — Vijendra Pal Sisodia (*Leaves*); Shri Prasad (*Water*); Secretary, Bharat Gyan Vigyan Samiti (*Home Sweet Home*); Jean Whitehouse Peterson (*I have a sister, My sister is deaf*) published by Bharat Gyan Vigyan Samiti; Harish Nigam (*Cloud*) published by Eklavya; Harendranath Chattopadhyay (*Train*); and Annapurna Sinha (*Bhanate and Phudgudi*).

The contributions of various organisations and the experts deputed by them, are also highly appreciated – Centre for Environmental Education, Ahmedabad; Avehi Abacus, Mumbai; Eklavya, Bhopal; Digantar, Jaipur; Nirantar, New Delhi; National Book Trust, New Delhi; SCERT, Delhi; Centre for Science Education and Communication, University of Delhi , Delhi; and Homi Bhabha Centre for Science Education (Small Science), Mumbai.

We are specially grateful to K.K. Vashishtha, *Professor and Head*, Department of Elementary Education, NCERT, who has extended every possible help in developing this book.

The contributions of Professor Amitabh Mukherjee, Centre for Science Education and Communication, University of Delhi, Delhi; Sushmita Malik, formerly *Consultant* Punjab School Education Board, Chandigarh; Poonam Mongia, *Assistant Teacher,* SKV School, Delhi; and Manpreet, *Lecturer*, Shyama Prasad Mukherjee College, New Delhi are duly acknowledged for finalising the English version of this book. We also acknowledge the contributions of Sushmita Malik for translating the Hindi poems into English and of Dwaipayan Banerjee, *freelance Editor, Katha,* for editing these poems. Thanks are acknowledged to Anjni Koul, *Lecturer,* DESM and M.K. Satpathy, *Professor,* NERIE, Shillong, NCERT; Usha Chaujer, *Primary Teacher,* Air Force Bal Bharti School, New Delhi; Deepa Hari, *Writer and Editor,* Avehi Abacus Project, Mumbai; Anita Julka, *Reader,* Department of Education with Special Needs, Sushma Jairath, *Reader,* Department of Women's Studies, and R.B.L. Soni, *Reader,* Deparment of Elementary Education, NCERT.

We are grateful to Kavita Chaudhary and Arvind Sharma, *DTP Operators;* Kamal Bhardwaj and Hari Darshan Lodhi *Proof Reader*; Sushila Sharma, Nirmal Mehta (DEE); Shakambar Dutt, *Incharge Computer Station,* DEE, in shaping the book.

The efforts of the Publication Department, NCERT, in bringing out this publication are also appreciated.

اساتذہ اور سرپرستوں کے لیے نوٹ

قومی سطح پر جب یہ درسی کتاب تیار کرنے کا کام چل رہا تھا تب اس درسی کتاب کی ترتیب وتصنیف کے لیے مقررہ ٹیم (team) کو قومی نصاب کا خاکہ (NCF2005) کے مطابق مقاصد کا ترجمہ کرنا زبردست آزمائشی کام لگا۔ مصنفین حضرات کی ٹیم اس پورے عمل کے دوران درسی کتاب کے متعلق زیرِ بحث آنے والے اہم نکات سب کے ساتھ بانٹنا چاہے گی۔

اس عمر کے بچّے اپنے گردوپیش کو بہ حیثیت مجموعی دیکھتے ہیں حصّوں میں نہیں، لہٰذا اس سے جڑے کسی بھی موضوع کو 'سائنس' یا 'سماجی سائنس' کی شکل میں نہیں دیکھتے لہٰذا یہ ضروری سمجھا گیا کہ بچّوں کے لیے اس کتاب میں بچّوں کے آس پاس (ماحول) کے قدرتی اور سماجی اجزاء کو مجموعی طور پر پیش کیا جائے۔ ماحولیاتی مطالعہ مضمون کا نصاب بھی مختلف ذیلی موضوعات سے فہرست لینے کے بجائے ایسی تفہیم یا مرکزی خیال پیش کر رہا ہے جو کہ بچّوں کی زندگی سے بہت قریب سے جڑے ہوں۔ درسی کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ہر یک موضوع سے متعلق جسمانی، سماجی اور تہذیبی پہلو نہایت باریکی سے اُجاگر ہوں تاکہ بچّے اپنی رائے سمجھ کر قائم کریں۔

قومی سطح پر درجے کے مختلف تہذیبوں والے رُخ کو اُبھارنا ایک مشکل کام ثابت ہوا ہے۔ یہ ضروری سمجھا گیا کہ سبھی بچّوں کو اہمیت ملے۔ ان کا سماج، تہذیب وتمدن، رہن سہن وغیرہ سب ہی اہم ہیں۔ درسی کتاب تصنیف کرتے ہوئے خاص مسئلہ یہ تھا کہ کس بچّے کو مخاطب کررہے ہیں ؟ بڑے شہر کے اسکول یا کسی ایک دیہاتی اسکول کے، چھوٹے شہروں کے یا پھر دور دراز کے کسی پہاڑی علاقے کے ؟ اتنی مختلف نوعیت کی باتوں کو درسی کتاب میں کیسے یکجا کیا جائے ؟ جنس، طبقہ، تہذیب، مذہب، زبان، جغرافیائی حالات وغیرہ سب ہی کو شامل کرنا تھا، ایسے کچھ اہم نکتے ہیں جن کو درسی کتاب میں شامل کیا گیا ہے اور جنھیں مدرسین کو بھی اپنے حساس طریقوں ے سمجھانا ہے اور سنبھالنا ہے۔

کتاب کا نفسِ مضمون بچّوں کو سامنے رکھ کر ہی تیار کیا گیا ہے، تاکہ بچوں کو خود دریافت کرکے معلوم کرنے کا موقع ملے۔ درسی کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ رٹنے (زبانی یاد کرنے) کا رجحان کم کیا جاسکے، لہٰذا تعریف، توضیح، بیانات وغیرہ مروجہ طریقوں کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔ درسی کتاب میں معلومات فراہم کرنا سہل کام ہے، اصل آزمائش ہے کہ بچّہ جہاں گنگنا سکیں، ایسے مواقع فراہم کیے جائیں جہاں وہ اپنے خیالات کا اظہار کرسکیں، دلچسپی کو بڑھا سکیں، خود کرکے سیکھیں، سوال کریں اور ترجمہ کرسکیں۔ بچے درسی کتاب سے بخوشی وابستہ ہوں اس کے لیے اسباق کو مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ قصہ، کہانیاں، مکالمے، نظمیں، پہیلیاں، مزاحیہ، ڈرامے، کلاس روم سے باہر مشاغل کرنے وغیرہ بچوں میں کچھ باتوں کے لیے احساس پیدا کرنا اور ان کو حسّاس بنانا اس کے لیے اکثر قصّے کہانیوں کا استعمال اہم بتایا گیا ہے، کیونکہ بچّہ کہانی کے کرداروں سے اپنے آپ کو آسانی سے وابستہ کرلیتا ہے۔ کتاب میں استعمال کی گئی زبان بھی بہت رسمی نہیں ہے بلکہ بچوں کی بول چال ہی کی زبان ہے۔

مزید علم حاصل کرنے کے لیے بچّوں کا فعال رہنا ضروری ہے۔ اس موضوع کی پڑھائی کو کلاس کی چار دیواری کے باہر سے جوڑا گیا ہے۔

درسی کتاب میں دی گئی مشق کے ذریعے بچّوں میں مشاہدہ معائنہ ومطالعہ کی اہلیت کو بڑھاوا دینے کی غرض سے اپنے باغ، کیاریاں، تالاب کے کنارے، قدرتی مناظر دکھانے، سیر کے لیے جانے کی بھی ضرورت ہے۔ اس طرح ان میں معائنہ ومشاہدہ کے ساتھ ساتھ دیگر مہارتوں کا بھی اضافہ ہوگا۔ درسی کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ بچّے کے مقامی علم کو اسکولی علم کے ساتھ جوڑا جائے۔ یہ غور طلب بات ہے کہ درسی کتاب میں شامل مشقیں محض مشورہ کے طور پر ہیں۔ مشقوں اور سوالات کو سبق کے آخر میں نہ دے کر انہیں سبق کا ہی حصّہ

بنایا گیا ہے، لہٰذا استادوں کو کتاب میں دی گئی مشقوں اور استعمال کی گئی چیزوں کو مقامی صورت حال کے مطابق ہی ڈھالنا اور تبدیل کرنا ہے۔ کتاب میں مختلف قسم کی مشقیں ہیں جو بچوں کو مشاہدہ/معائنہ، تحقیق، درجہ بندی، استعمال، تصویریں بنانا، بات چیت کرنا، فرق تلاش کرنا، لکھنا وغیرہ سبھی مہارتوں کو حاصل کرنے کا موقع دیں گے۔ درسی کتاب میں بہت سی ایسی مہارتی مشقیں ہیں جن کو بچّے خود اپنے ہاتھ سے کریں گے اور ان میں خود اعتمادی کی مہارت کو بڑھاوا ملے گا۔ بچّوں کی تخیّلی پرواز بڑھے گی، تخلیقی مہارت اور جمالیاتی حِس بھی پیدا ہوگی۔ خود کرنے والی مشقوں کے بعد اس موضوع پر گفتگو بچوں کو اپنے مشاہدے کا نتیجہ اخذ کرنے میں معاون ہوگی۔ ساتھ ہی صحیح سمت میں گفتگو اور مشورے بچّے میں ذاتی طور پر سیکھنے میں زیادہ معاون ہوسکتے ہیں۔

کتاب میں اس بات کی کافی گنجائش ہے کہ بچے علم کی حصولیابی کے لیے استاد اور درسی کتاب کے علاوہ اور ذرائع سے مدد حاصل کریں۔ مثلاً خاندان کے افراد، فرقے کے لوگ، اخبار اور کتابیں وغیرہ۔ ان ذرائع سے واضح ہوسکے گا کہ محض درسی کتاب ہی حصول علم کا ذریعہ نہیں ہیں۔ بہت پُرانے وقتوں کی معلومات یا تاریخ کی جھلک کے لیے بچوں کو اپنے بزرگوں سے مدد لینے کے لیے حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اس سے بچوں کے سرپرستوں اور سماج کا اسکول سے رشتہ استوار تو ہوگا ہی ساتھ ساتھ ان کا اشتراک بھی بڑھے گا۔ استادوں کو بھی بچوں کے خاندان کے بارے میں جاننے کا موقع ملے گا۔

تصویریں، اس عمر کے بچوں کی کتابوں کا اہم حصّہ ہوتی ہیں۔ مصنّفوں نے اس بات کا خیال رکھا ہوا ہے کہ تصویر کی ہیئت، تحریر شدہ باتوں کو اُجاگر کرے۔ کتاب میں مضمون کے موضوع کو تصویروں کی مدد سے بڑھانا ایک خاص مقصد رکھا گیا ہے۔ تصویر کا استعمال اس طرح بھی کیا گیا ہے کہ وہ تحریر شدہ کام کو پورا کرسکیں۔ تصویر دیکھ کر بچّہ خوش ہو اور ساتھ ہی اس سے کچھ علم حاصل کرے۔ درسی کتاب میں مختلف قسم کے کاموں کی کارگزاریوں میں فرق محسوس کرانے کے لیے کچھ علامات کا استعمال کیا گیا ہے جس کی فہرست کتاب میں شامل کی گئی ہے۔

درسی کتاب میں بچوں کو کام کرنے کے انواع واقسام کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں جیسے اکیلے، چھوٹے گروہ یا بڑے گروہ میں کام کرنا، گروہ میں کیے روایتی کارکردگیوں میں بچے ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھتے ہیں اور اس سے مل کر کام کرنے کی قابلیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچے دستکاری اور مصوری کو گروپ میں کرکے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جب بچوں کی تخلیقی صلاحیت کو سراہا جاتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور ان کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ لہٰذا ان کی تعریف کی جائے تخلیقی جذبے سے غیر ضروری طور پر ان کو روکا نہ جائے۔

سبق میں سوالوں اور مشقوں کا مقصد محض معلومات بہم پہنچانا اور اس کو جانچنا ہی نہیں ہے، بلکہ بچوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ ان سوالات اور مشقوں کو حل کرنے کے لیے ان کو پورا وقت دینا چاہیے کیونکہ ہر بچّہ اپنی رفتار سے سیکھتا ہے۔

استاد بچوں کی ضرورت، پڑھانے کا طریقہ اور مقامی حالت کے مطابق اپنے جانچنے کا طریقہ خود متعین کرے گا۔ اس طرح وہ اپنی پروازِ تخیل کی ترویج کرے گا۔ ماحولیات کے مطالعہ میں تعینِ قدر کے لیے مشق اور جانچ کے اس عمل کو بخوبی سمجھنے کے لیے NCERT نے ابتدائی درجات کی اس بابت کے لیے کافی مواد تیار کیا ہے اور اُسے شائع بھی کیا ہے۔ بچوں کی اہلیت کو جانچنے پرکھنے کا کام، ان کے ذریعہ انجام دی گئی سرگرمیاں، کلاس سے یا کلاس سے باہر کے مطابق ہونا چاہیے۔ جانچ جو ایک مسلسل اور مکمل عمل ہے لہٰذا بچے کے مختلف حالات جیسے معائنہ کرنے، سوال پوچھنے، ڈرائنگ اور مصوری کرنے، گروہ میں بات چیت کرنے وغیرہ کے دوران بھی تعینِ قدر ہونی چاہیے۔ کمرۂ درس میں مسلسل اور مکمل جانچ کرنے کے لیے سیکھنے-سکھانے کی سرگرمیوں اور سوالات کو داخلی پیمانے پر شامل کیے گئے ہیں۔ آپ کو اس طرح پیروی کرنی ہوگی۔

درسی کتاب کے بہتر ذرائع بنانے کے دوران مصنّفوں کے سامنے ایک اہم مسئلہ تھا کہ سماج میں موجود غیر یکسانیت کی جانب بچوں میں احساس بڑھایا جاسکے، چاہے وہ فرق جسمانی صلاحیتوں، معاشی حالت یا ہمارے برتاؤ اور رہن سہن کی وجہ سے ہو۔ یہ سب چیزیں

ہمارے رہن سہن، پہننے کے طریقے اور مادّی سہولیات کے حصول وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ہمیں ہر بچے کو یقین دِلانا ہوگا کہ ہر سماج میں عدم یکسانیت قدرتی ہے۔ ہمیں ان عدم یکسانیتوں کی تعریف اور احترام کرنا سیکھنا ہے۔ مدرسین کو اس بات پر خاص توجہ دینا چاہیے جس سے سماجی مسائل کو سمجھداری کے ساتھ سنبھالا جاسکے۔ خاص طور پر جب کلاس روم میں خصوصی توجہ والے گروہ کے بچے ہوں یا پھر پریشانی والے ماحول سے آنے والے بچّے۔

تصنیف کاروں کے گروہ نے نہ صرف بچّے کے بارے میں سوچا ہے بلکہ مدرس کو بھی ایسے فرد کی شکل میں دیکھا ہے جو علم حاصل کرتے ہیں اور اپنے تجربات میں اضافہ کرتے ہیں۔ لہٰذا اس درسی کتاب کو درس وتدریس کے لیے آلۂ کار کی طرح دیکھا گیا ہے جس کے اردگرد مدرس اپنی تدریس کے عمل کو منظم کرے تاکہ بچوں کو سیکھنے کے مواقع مل سکیں۔

NCF2005 کے مطابق ماحولیاتی مطالعہ جماعت 1 اور 2 کے نصاب میں شامل نہیں کیا گیا ہے مگر پھر بھی مہارتوں/صلاحیتوں کو زبان دانی اور ریاضیت کے اعتبار سے ترتیب کرکے اس سطح کے نصاب سے جوڑا گیا ہے۔ اس سمت میں NCERT نے اساتذہ حضرات کے لیے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے ''ماحول-مطالعہ زبان اور ریاضی صلاحتوں کے ذریعے اگلی جماعت کے لیے''۔ جس میں کئی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔ ماحول کے مختلف حصّوں (پہلوؤں) کو زبانی اور ریاضی اعتبار سے اس درجے کے ساتھ جوڑنے میں مدد کرتا ہے۔ تیسرے درجے میں درس وتدریس کی سرگرمی کی شروعات کرنے سے پہلے اگر آپ اس کا مطالعہ کریں گے تو آپ کے نفسِ مضمون کی معلومات کا دائرہ وسیع تر ہوگا۔

درسی کتاب میں استعمال کیے گئے نشانات (علامات)

لکھو

کہو

گفتگو کرو

تلاش کرو

کرو/ بناؤ

سوچو

استادوں کے لیے نوٹ

فہرست

	استادوں اور سرپرستوں کے لیے...	iv
۱۔	پونم نے کیا دیکھا ؟	۱
۲۔	بَن پری	۱۱
۳۔	پانی ہی پانی !	۲۰
۴۔	چھوٹو کا گھر	۲۶
۵۔	گھر ایک اسکول	۳۲
۶۔	کھائے بغیر نہیں چلتا	۳۸
۷۔	انوکھی بات چیت	۴۵
۸۔	پُھر رر...	۵۲
۹۔	آؤ بارش آؤ	۵۹
۱۰۔	باورچی خانے کی بات	۶۳
۱۱۔	ہماری سواریاں	۶۸
۱۲۔	ہمارے کام	۸۰
۱۳۔	اپنے احساسات کی حصّہ داری !	۹۰

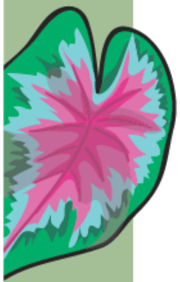

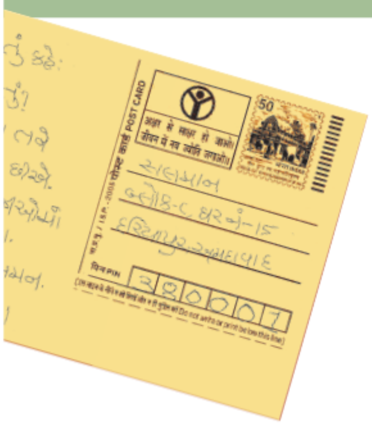

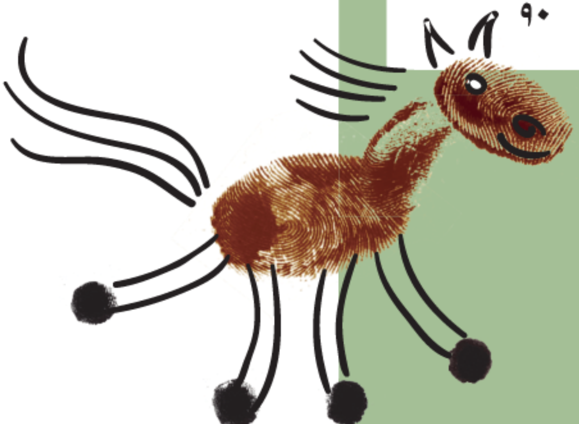

۱۴۔	ہماری غذا	۹۵
۱۵۔	مزہ مٹّی کا	۹۹
۱۶۔	میرا گھر	۱۰۵
۱۷۔	خط کا سفر	۱۱۳
۱۸۔	کھیل کھیل میں	۱۲۰
۱۹۔	ہمارے ساتھی	۱۲۸

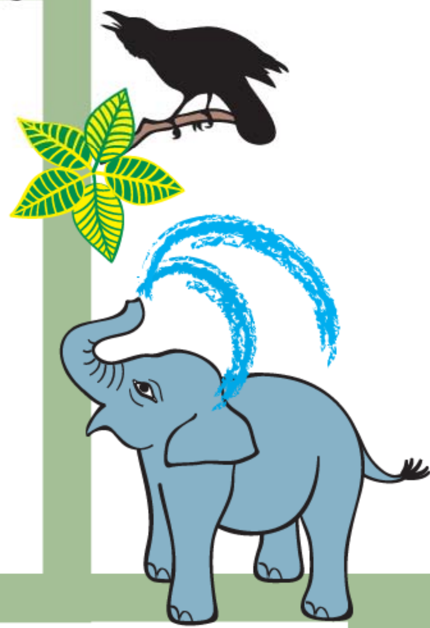

۲۰۔	بولو بھئی کتنے	۱۳۶
۲۱۔	پانی بچائیں	۱۴۴
۲۲۔	دایاں-بایاں	۱۴۹
۲۳۔	خوبصورت کپڑے	۱۵۹
۲۴۔	زندگی کا جال	۱۶۲
۲۵۔	میرا تعلقہ	۱۶۵
	فن پیج-۱	۱۶۹

۱

پونم نے کیا دیکھا ؟

پونم گھر پر تھی۔ وہ بیمار تھی۔ آج پونم نے اس کی ماں سے کہا : ماں، مجھے آج اسکول بھیج دو نا ! میں پچھلے دو دن سے گھر پر ہی ہوں۔ میں بور ہوگئی ہوں۔ یہ سُن کر اس کی ماں نے جواب دیا، 'مگر تجھے ابھی بُخار ہے۔ جا باہر جا کر چارپائی پر لیٹ جا۔'

پونم باہر گئی۔ چارپائی پر لیٹ گئی۔ اچانک، اس کے چہرے پر کچھ گرا۔ اس نے فوراً اپنے گال پر ہاتھ لگایا۔ اُف! یہ کیا ؟ کون چرک گیا ؟ یہ کس کا کام ہوگا ! کبوتر کا یا کوّے کا ؟ پونم کو یہ کوّے کا ہی لگتا تھا۔

بچّے لوگوں سے اور اپنے اطراف کے ماحول کو دیکھ کر بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ اس سبق کی مدد سے بچّوں کو قدرت کے مشاہدے کا موقع دینا ہے درجے میں بیٹھ کر سبق نہ پڑھا جائے۔ اطراف کے قدرتی ماحول کا مشاہدہ بھی کروایا جائے۔

پونم نے اوپر دیکھا۔ اُس نے پیڑ پر کئی جانور دیکھے۔ ان کے نام لکھو :

سوچو اور لکھو :

آپ نے دیکھے ہوئے پرندوں کے نام لکھو :

پونم نے زمین پر پڑا ایک پتّہ اٹھایا۔ پتّہ اپنے گال پر گھسا۔ ابھی بھی اُسے اپنے گال چپ چپے لگتے تھے۔ پونم نے سوچا : ''تالاب پر جاکر گال دھونے چاہیے۔'' پونم تالاب کے پاس گئی۔

پونم نے تالاب پر کن کن جانوروں کو دیکھا ہوگا ؟

سوچو اور لکھو :

نصابی کتاب میں ''جانور'' لفظ کیڑے مکوڑے، پرندے، رینگنے والے جانور (پیٹ سے سرک کر چلنے والے جانور) کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اس عمر کے بچّے جانوروں کی درجہ بندی نہیں کرسکتے۔ ''جانور'' لفظ سے بچّے کیا سمجھتے ہیں ؟ یہ بات معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ بچوں کو مختلف جانوروں کی مزید معلومات حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔

- آپ تالاب پر دکھائی دینے والے جانوروں کی طرح کام کرسکتے ہیں ؟
- کون سا جانور کیسی آواز نکالتا ہے اور کس طرح حرکت کرتا ہے ؟

مختلف چرندوں - پرندوں کی آواز کی نقل کروائیں۔

مختلف جانوروں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ان کا چلنے کا انداز جُدا جُدا ہوتا ہے۔ کچھ جانور چلتے ہیں، کچھ جانور رینگتے ہیں، کچھ اُڑتے ہیں اور کچھ تیرتے ہیں۔ کچھ جانور پُھدکتے ہیں۔

سوچو اور لکھو :

جانوروں کی رہائش گاہ (گھر) :

در میں رہنے والے	گھونسلے میں رہنے والے	گھر میں رہنے والے	پانی میں رہنے والے
•	•	•	•
•	•	•	•
•	•	•	•
•	•	•	•

یاد کرو اور لکھو :

اُڑ سکیں ایسے

پیروں سے چل سکیں ایسے

رینگ سکیں ایسے

پُھدک سکیں ایسے

بچّوں کو جانوروں کے رنگ روپ، چال، آواز وغیرہ بغور دیکھنا، اُن کی نقل اُتارنا بہت دلچسپ لگتا ہے۔ جانوروں کی مختلف قسمیں دیکھ کر ان کے الگ الگ گروہ بنانے سے درجہ بندی کی شروعات ہوتی ہے۔

دُم ہوں ایسے

سر پر سینگ ہوں ایسے

دیوار پر چل سکیں ایسے

جانور مختلف جگہوں پر رہتے ہیں۔ بعض پیڑ پر رہتے ہیں تو بعض پانی میں رہتے ہیں۔ کچھ زمین پر رہتے ہیں تو کچھ زمین کے نیچے در میں رہتے ہیں۔ کچھ آسمان میں اُڑتے ہیں۔ بعض تو ہمارے گھروں میں بھی رہتے ہیں۔

رنگ بھرو :

ہونٹ سے پانی پیتے ہوں وہاں   زبان سے پانی پیتے ہوں وہاں

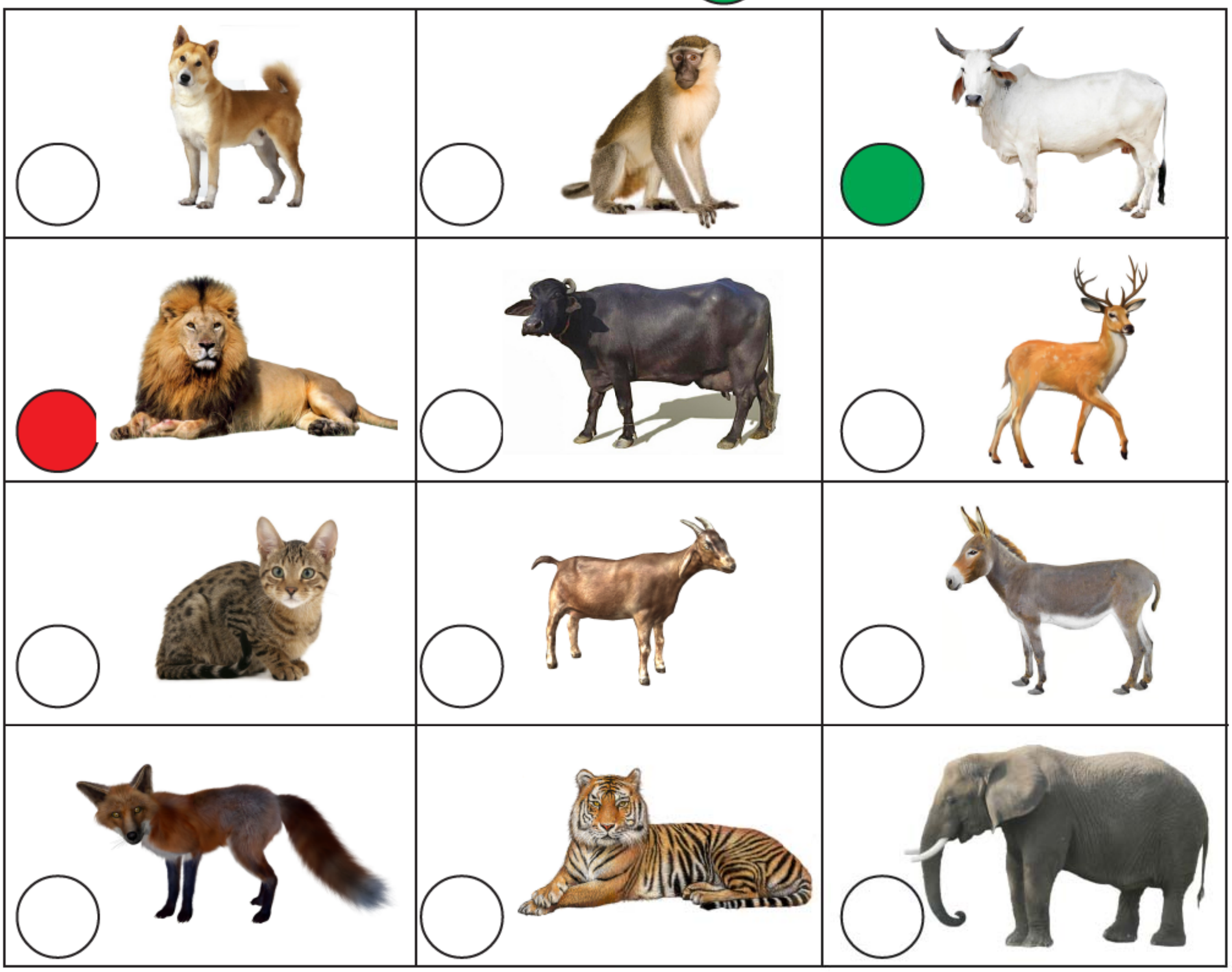

* مندرجہ ذیل تصاویر دیکھو :

آپ کے گھر میں نہ رہتے ہوں ایسے جانوروں میں رنگ بھرو :

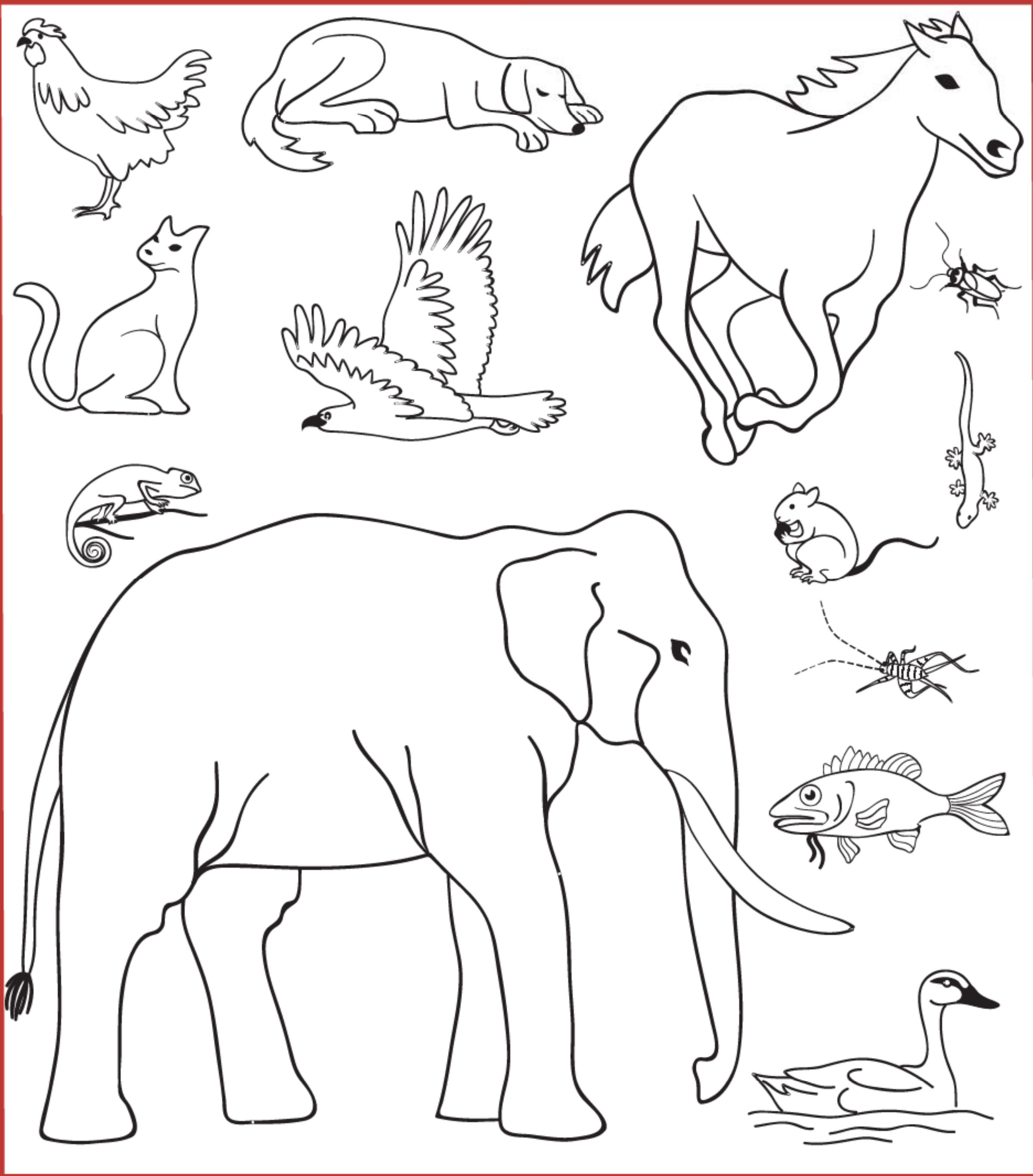

تصویر بناؤ :

* یہاں کچھ جانوروں کی ادھوری تصویریں دی گئی ہیں۔ اِن تصویروں کو مکمل کرو اور نیچے نام لکھو۔

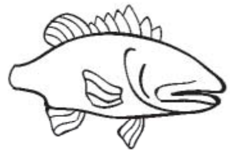

تلاش کرو اور لکھو :

پہیلی میں میرا نام تلاش کرو اور اس پر نشان ○ لگاؤ۔ ان الفاظ کو الگ سے نوٹ کرو۔ ایک مثال دی گئی ہے۔

۱۔ چھت پر بیٹھ کر کیلا کھاؤں،
اِدھر اُدھر میں کود لگاؤں

۲۔ دیواروں پر جال بناؤں،
جس میں کیڑوں کو میں پھنساؤں

۳۔ رات جاگ کر میں بِتاؤں،
دن نکلے تو میں سو جاؤں

۴۔ ٹر ٹر کی رٹ لگاؤں،
پھدک پھدک پانی میں جاؤں

۵۔ بارش کے بعد نظر میں آؤں،
پاؤں نہیں پر رینگتا جاؤں

۶۔ دھیمی چال سے چلتا جاؤں،
زمین-پانی دونوں ہی میں رہ پاؤں

م	ک	ڑ	ی	ج	ک
ب	ص	ا	غ	گ	چھ
ن	ھ	ل	ط	ج	و
د	ق	و	ہ	ش	ا
ر	م	یے	ں	ڈ	ک
ک	یے	ں	چ	و	ا

پہیلی ۶ پنچ تنتر کی کہانی 'خرگوش اور کچھوا' سے ماخوذ ہے۔ بچوں کو دیگر پنچ تنتر کی کہانی سُنائیں اور کہانیاں پڑھنے کے لیے حوصلہ افزائی کریں اور رغبت دلوائیں۔

دیکھو اور کہو :

جادو اُنگلیوں کا :

تصویر میں دیکھ کر بتاؤ کون سی چھاپ اُنگلیوں کی ہے اور کون سی انگوٹھے کی۔

تم بھی اس طرح روشنائی یا گیلے رنگ سے کاغذ پر جانوروں کی تصویریں بناؤ۔ مثال میں دی گئی تصویروں کی نقل مت کرنا بلکہ خود سوچ کر بنانا۔ ان تصویروں کا اپنے اسکول اور اپنے گھر کو سجانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اپنے آپ چھاپ بناؤ...

بچوں کو تخلیقی کاموں جیسے اُنگلیوں اور انگوٹھے پر رنگ لگا کر تصویریں بنانا بہت دلچسپ لگتا ہے۔ اپنی اپنی مرضی سے مختلف نمونے بنانے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کریں اور رغبت دلوائیں۔

آؤ دلچسپ کام کریں:

- کسی ایسے جانور کی تصویر کاپی میں بناؤ جسے تم نے دیکھا ہے۔
- تین - تین بچّوں کے گروہ بنائیں ہر گروہ سفید کاغذ لے گا۔ اس کاغذ کو تین حصّوں میں موڑ لیں۔

۱۔ ہر گروہ میں ایک بچّہ کاغذ کے پہلے حصے میں کسی جانور کا منھ بنائے۔ کاغذ کو موڑ کر اپنی تصویر کو چھپالے۔

۲۔ دوسرا بچّہ بیچ والے حصے میں کسی اور جانور کا دھڑ بنائے۔

۳۔ تیسرا بچّہ کسی اور جانور کے پیر بنائے۔

۴۔ اب اس پورے کاغذ کو کھولو اور تصویر دیکھو۔

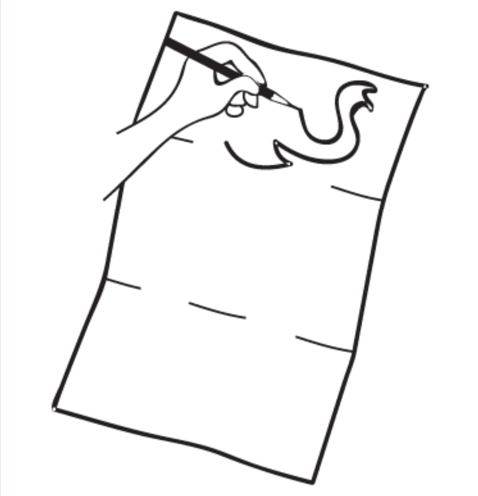

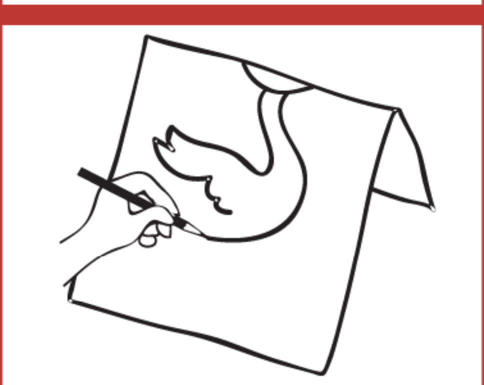

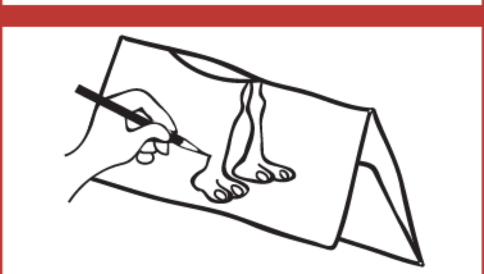

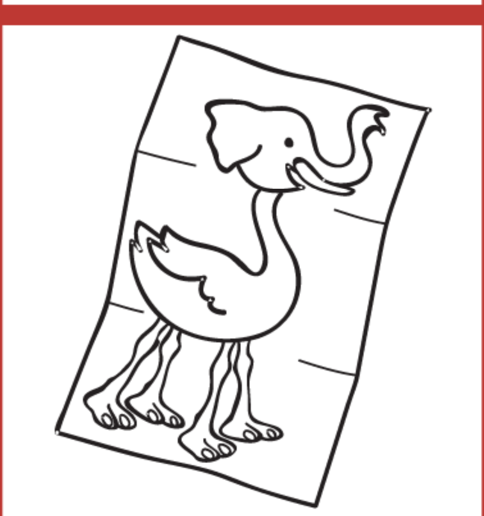

بن گیا نا دلچسپ جانور!

اپنے ساتھیوں کی تصویروں کو بھی دیکھو۔

بچّوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ جانوروں کو بغور دیکھیں اور اپنے آپ ان کی تصویریں بنائیں۔ گروہ میں تصویر بنانے کے لیے بچوں کی مدد کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔

کسی پیڑ کے نیچے کچھ دیر بیٹھو۔ یہاں سے جو جانور دِکھائی دیتے ہوں ان کے نام لکھو۔

تنوں پر			
زمین پر			
ڈالیوں پر			
پتیوں پر			
درخت کے اطراف			
دیگر مقامات پر دیکھے ہوئے			

دیکھے ہوئے جانوروں کو ان کے قد کے مطابق ترتیب میں لکھیے :

(۱)	(۲)	(۳)
(۴)	(۵)	(۶)
(۷)	(۸)	(۹)

یہ عمل چیزوں کو ترتیب سے لگانے کا ابتدائی قدم ہے۔ ترتیب سے یا سلسلہ وار لگانا بچوں کے اپنے ذاتی تجربے پر منحصر ہے۔ چوہا، چڑیا سے چھوٹا بھی ہوسکتا ہے اور بڑا بھی۔ جانوروں کے تئیں حساسیت سے مربوط باتوں پر بات چیت کروائیں۔

معمّے کا کھیل :

معمّے کے کھیل میں، فن پیج -۱ (صفحہ نمبر ۱۶۹) پر دی گئی تصویر کو کاٹیے۔ مختلف ٹکڑوں کو یکجا کر کے دوبارہ تصویر بناؤ۔

فن پیج : ۱ کی تصویر کو کاٹیے۔ اُسے کارڈ بورڈ پر چپکائیے۔ اس کارڈ بورڈ کو آڑے ترچھے ٹکڑوں میں کاٹیے، اپنے دوستوں کو دیجیے۔ انہیں تمام ٹکڑوں کو ایک ساتھ جوڑ کر جانور کو پہچاننے کی سرگرمی کروائیں۔

فن پیج کی مدد سے تصویر چپکائیے :

ٹکڑے چپکانے کے معمّے کے کھیل میں ٹکڑوں کو اس طرح کاٹیے کہ یہ ٹکڑے یکجا کرنا بچّوں کے لیے ایک چیلنج بن جائے۔ آسانی سے تصویر نہ بن جائے اور بچّوں کے لیے ایک چیلنج پیدا ہو اس طرح شکل کٹوائیں۔ اس طرح کی دیگر سرگرمیوں میں حصّہ لینے کا موقع دیں اور ان کے کاموں کی تعریف کریں۔

۴

بَن پَری

اتوار کو ہم سب بچّے نزدیک کے باغیچہ میں گئے۔ وہاں سب نے **آنکھ مچولی** کھیلی اور **بیت بازی** کی، بہت مزہ آیا۔ پھر باجی نے کہا، آؤ میں تمہیں ایک نیا کھیل سکھاتی ہوں۔ میں بَن پری بنی۔ بن پری جس چیز کا نام لے گی، تمہیں اُسے چھونا ہوگا۔

باجی نے کھیل شروع کیا۔ وہ بولیں، ''بَن پری کہتی ہے کسی پودے کو چھولو۔'' اتنا سنتے ہی سب بچے پودوں کی طرف دوڑ پڑے۔

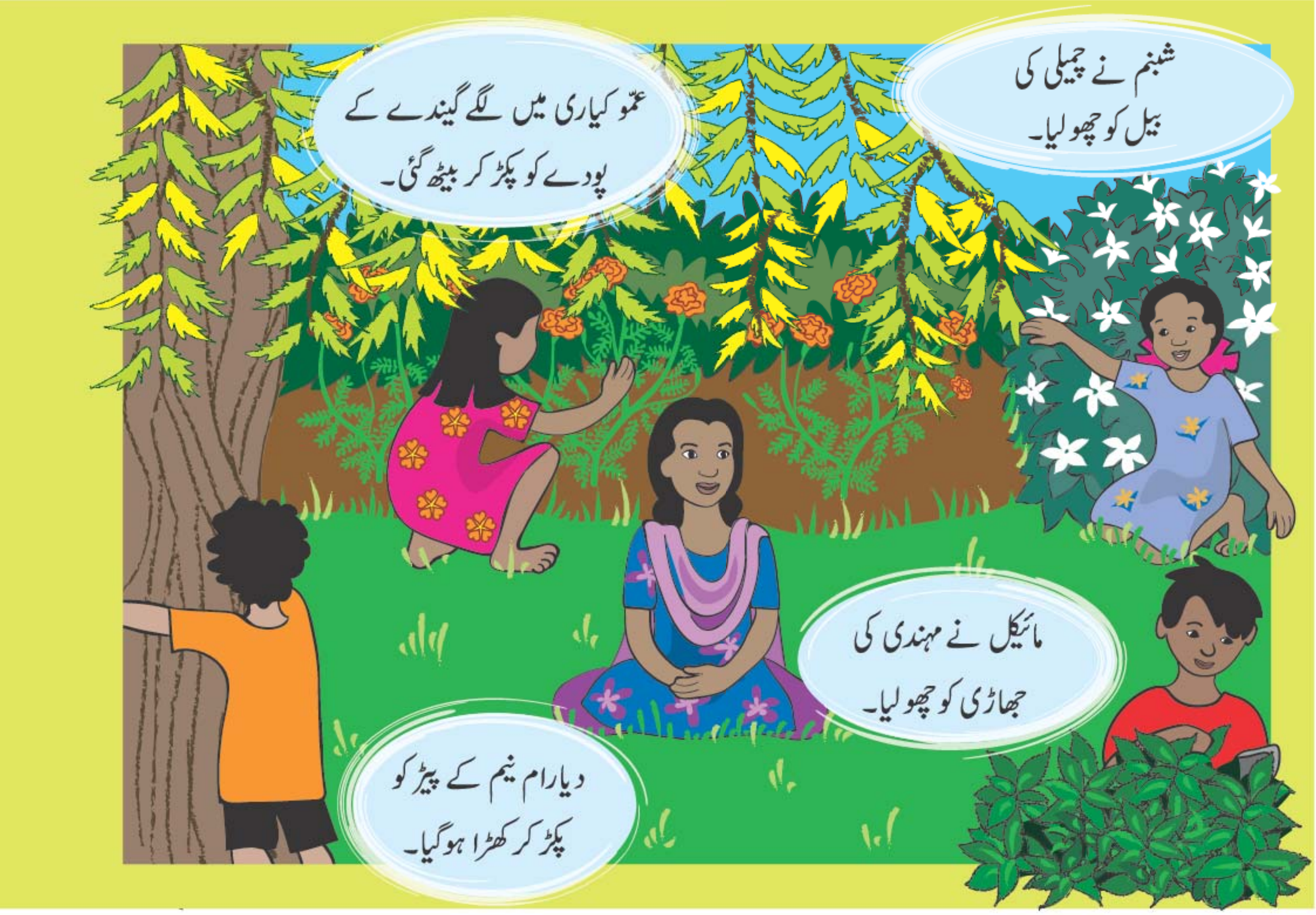

بچوں سے اس بارے میں گفتگو کی جاسکتی ہے کہ ان کے یہاں 'آنکھ مچولی'، 'بیت بازی' وغیرہ کھیلوں کو کس نام سے پکارتے ہیں۔

باجی بولی، ''ارے واہ ! سب نے ایک ایک پودے کو چھو لیا۔ ذرا دیکھو تو سب کے پودے کتنے مختلف ہیں۔'' شبنم بولی، ''دیدی، آپ بھی ایک چھوٹے پودے پر بیٹھی ہیں۔''

سوچو تو باجی کس پودے پر بیٹھی ہوں گی ؟

کھیل پھر شروع ہوا۔ اب بَن پری نے کہا، ''ایک ایسے پیڑ کو چھوؤ جس کا تنا یا تو بہت موٹا ہو یا بہت پتلا ہو۔''

بچّے پھر دوڑے، موٹے اور پتلے تنے والے پیڑوں کو چھونے کے لیے۔ جو شکل میں دکھایا گیا ہے۔

تم نے ایسا کون سا پیڑ دیکھا ہے جس کا تنا موٹا ہو؟

مائیکل کو کھیل بڑا دلچسپ لگنے لگا تھا۔ اس نے سوچا، ''بَن پری کتنی نصیب دار ہے۔'' کھیل میں پری سب بچوں پر اپنا حکم جو چلا سکتی تھی۔ وہ بولا، ''اب میں بنوں گا، بَن پری''۔ سب بچّے زور سے ہنسے، ''لڑکا پَری بنے گا ؟'' اب، سب نئی پَری کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔

مائیکل بولا، ''سب بچّے جلدی سے مجھے کچھ پتّے لا کر دو۔''

باجی نے کہا، ''لیکن خیال رہے آپ پتّے پیڑ پر سے نہیں توڑ سکتے۔'' بچّے زمین پر پڑے ہوئے پتّے اکٹھا کرنے کے لیے دوڑے۔

سوچو اور لکھو :

آپ نے دیکھے ہوئے پتّوں کے نام لکھو :

●	●
●	●

یہ کھیل بچّے خود کھیل کر پیڑ پودوں کے مختلف اقسام کو دیکھ کر ہی محسوس کر سکیں گے۔ مختلف بچّے اگر بَن پری بنیں گے تو بہتر ہوگا؛ کیوں کہ وہ خود درجہ بندی کی بنیاد منتخب کریں گے۔

کیا سبھی پتّوں کا رنگ، شکل اور کنارے ایک طرح کے ہیں ؟

دیارام نے کہا، ''مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کہ پتّے اتنی طرح کے ہوتے ہیں۔ دیکھو کوئی گول ہے، کوئی لمبا اور کوئی تکونہ!''

عمّو بولی، ''ان سب کے رنگ بھی کتنے مختلف ہیں، کوئی ہلکا ہرا ہے، کوئی گہرا ہرا۔ کوئی پیلا اور کوئی لال اور بینگنی۔ ایک پتہ ہے تو ہرا، پر اس میں سفید داغ ہیں۔

شبنم بولی، ''دیکھو، پتّوں کے کنارے بھی تو کتنے مختلف ہیں۔ کسی پتّی کا کنارا سیدھا ہے تو کسی کا کٹا پھٹا، کچھ کے کنارے تو آری کی طرح ہیں۔'' عمو اور شبنم ایک ساتھ بولیں، ''اب ہم بنیں گے بَن پری۔''

باجی نے کہا ''آج نہیں، اگلے اتوار کو بننا، اب گھر جانے کا وقت ہوگیا ہے۔''

راستے میں ہم نے اور باجی نے ایک نظم پڑھی۔

پڑھو اور لکھو :

باغیچے میں کیا کیا دِکھائی دیتا ہے ؟

رنگ بھرو :

پتّوں اور پھول میں اپنی پسند کے رنگ بھرو :

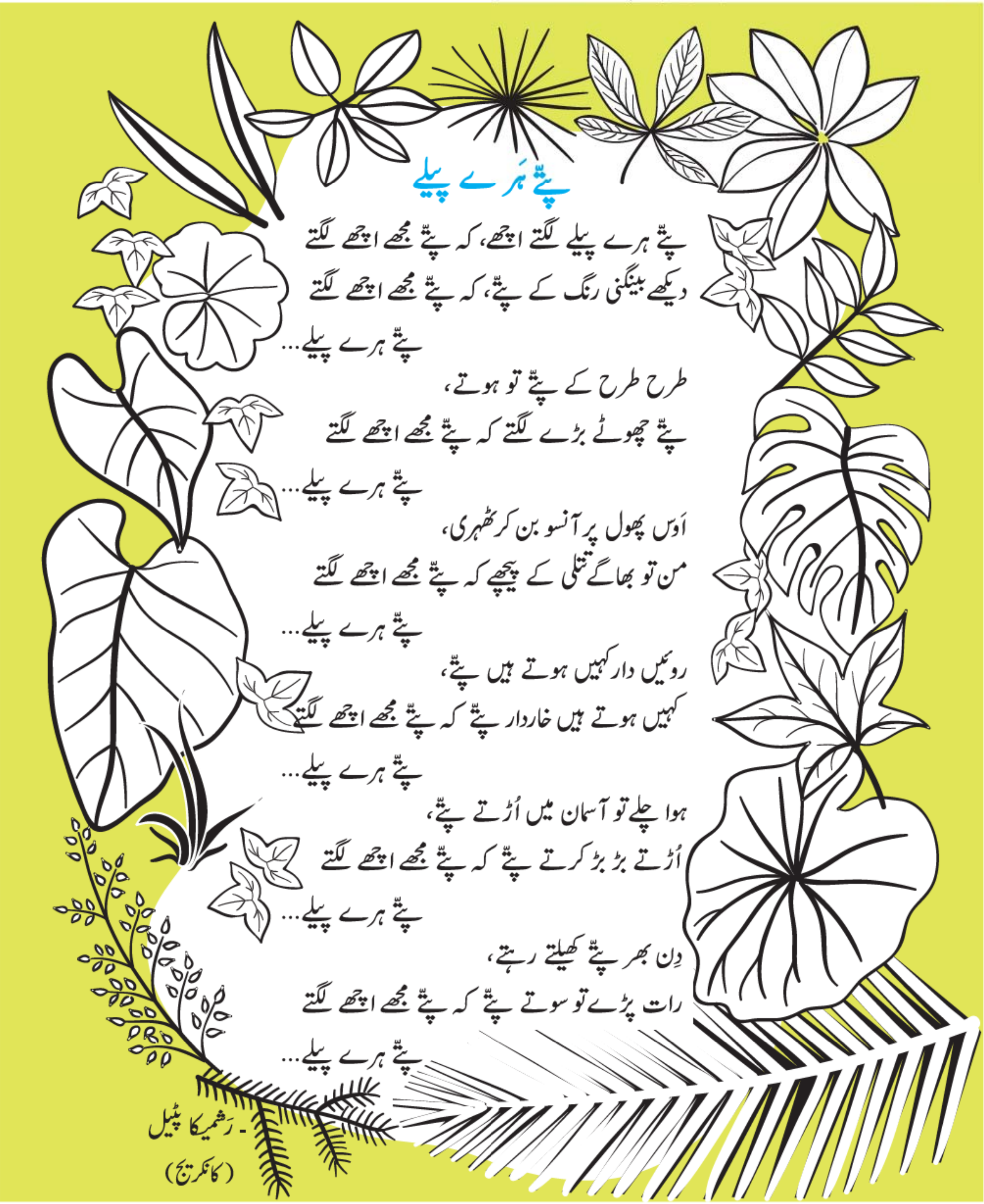

پتّے ہَرے پیلے

پتّے ہرے پیلے لگتے اچھے، کہ پتّے مجھے اچھے لگتے
دیکھے بینگنی رنگ کے پتّے، کہ پتّے مجھے اچھے لگتے
پتّے ہرے پیلے...

طرح طرح کے پتّے تو ہوتے،
پتّے چھوٹے بڑے لگتے کہ پتّے مجھے اچھے لگتے
پتّے ہرے پیلے...

اَوس پھول پر آنسو بن کر ٹھہری،
من تو بھاگے تتلی کے پیچھے کہ پتّے مجھے اچھے لگتے
پتّے ہرے پیلے...

روئیں دار کہیں ہوتے ہیں پتّے،
کہیں ہوتے ہیں خاردار پتّے کہ پتّے مجھے اچھے لگتے
پتّے ہرے پیلے...

ہوا چلے تو آسمان میں اُڑتے پتّے،
اُڑتے بڑ بڑ کرتے پتّے کہ پتّے مجھے اچھے لگتے
پتّے ہرے پیلے...

دِن بھر پتّے کھیلتے رہتے،
رات پڑے تو سوتے پتّے کہ پتّے مجھے اچھے لگتے
پتّے ہرے پیلے...

۔ رَشمیکا پٹیل
(کانکریج)

بچّوں کو نظمیں پڑھنا اور گانا پسند ہے۔ زبردستی اُنھیں یاد کرنے کے لیے مجبور نہ کیا جائے۔ بہتر ہوگا کہ سب ہی بچّے درجہ میں مل کر گائیں۔

* کچھ پتّے جمع کرو جیسے : لیموں، آم، نیم، تلسی، پودینہ، ہرا دھنیا۔
* ان پتّوں کو مسلو اور ان کی مہک سونگھو۔ کیا سبھی پتّوں کی مہک ایک سی ہے ؟
* کیا تم صرف مہک سے ان پتّوں کو پہچان سکو گے ؟
* پتّے کو دیگر کس طرح پہچانا جاسکتا ہے ؟
* ان تصویروں کو دیکھو۔ یہ سوکھے پتّوں سے بنی ہیں۔

پتّوں سے تصویر بناؤ :

* سوکھے پتّوں کا استعمال کرکے اپنی کاپی میں الگ الگ جانوروں کی تصویریں بناؤ۔

مشہور فنکار وشنو چن چالکر (اندور، مدھیہ پردیش) اس طرح سوکھے پتّوں سے بہترین تصویر بناتے تھے۔ تصاویر میں ان کی فنکاری دیکھی جاسکتی ہے۔

چھاپ کیسے لی جائے ؟

ایک کاغذ اور موی رنگ یا پنسل لو۔ پتّے کو میز یا زمین پر رکھو۔ خیال رہے جس طرف پتّے کی نسیں اُبھری ہوئی ہیں اسے اوپر کی طرف رکھنا ہے۔ کاغذ کو پتّے پر رکھو۔ اب ہلکے ہاتھ سے پتّے پر موی رنگ یا پنسل پھراؤ۔ پتّے اور کاغذ کو ہلانا نہیں ہے۔

* اسی طرح کسی تنے کی چھاپ بھی لو۔

اس کے لیے ایک کاغذ کو پکڑ کر تنے پر رکھو اور اس پر موی رنگ یا پنسل کلر پھراؤ۔ دیکھو، تمہارے کاغذ پر تنے کی چھاپ بن گئی۔

دوسرے کی بنائی چھاپ کو دیکھو۔ کیا سب پیڑوں کی چھاپ ایک جیسی ہے؟ کون سے پتّے کی چھاپ اچھی بنی ؟ کس پیڑ کی چھاپ لینا مشکل تھا ؟ کیوں ؟

* سبھی پیڑوں کی چھاپ ایک جیسی ہوں تو کیا ہو؟
* کس پیڑ کی چھال کی چھاپ لی نہیں جاسکتی ؟ کیوں ؟

دیکھو اور لکھو :

تصویر دیکھو۔ تصویر میں کن کن چیزوں پر پھولوں اور پتّوں کی چھاپ دکھائی دیتی ہے، ان کے نام لکھو۔

•	•	•
•	•	•

پیڑ پودوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے بچے اپنے بزرگوں سے دریافت کریں یا کسی کسان یا مالی سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور درجے میں گفتگو بھی کرسکتے ہیں۔

سوچو اور لکھو :

* اپنے گھر میں دیکھو، جن چیزوں پر پھول پتّیوں کی چھاپ ہوں ان کے نام لکھو۔

* آپ نے دیکھے ہوں ان میں سے کچھ پیڑوں کے نام لکھو۔

* ایسے پیڑ پودوں کے نام لکھو جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا، لیکن ان کے نام سنے ہیں۔

تلاش کرو اور کہو :

* کسی بزرگ سے معلوم کرو، کیا کچھ ایسے پیڑ پودے ہیں جو اس وقت ہوتے تھے جب وہ چھوٹے تھے۔ لیکن اب وہ دکھائی نہیں دیتے ؟
* کسی بزرگ سے یہ بھی معلوم کرو، کیا کوئی ایسے پودے ہیں جو پہلے نہیں تھے، لیکن اب دکھائی دیتے ہیں ؟

پیڑ سے دوستی :

* تمہارے اسکول یا گھر کے آس پاس کوئی ایک پیڑ تلاش کرو اور اس سے دوستی کرو۔

ایک لمبی دوستی :

* دوست پیڑ کس چیز کا پیڑ ہے ؟ اگر نہیں معلوم ہو تو بڑوں سے پوچھو۔
* کیا تم دوست پیڑ کو خاص نام دینا چاہو گے ؟
* اپنے دوست پیڑ کا نام کیا رکھو گے ؟

بچوں کو کسی ایک پیڑ سے رشتہ بنانے کے لیے حوصلہ افزائی کریں۔ اُسے پانی دینا، اس کی دیکھ بھال کرنا، اس کو بہت غور سے دیکھنا وغیرہ۔ اس طرح ماحول کے ساتھ ان کی اُنسیت بڑھے گی۔

* آپ کا 'دوست پیڑ' کون سے پھول اور پھل دے گا ؟
* 'دوست پیڑ' کے پتّے کیسے لگتے ہیں ؟
* کون سے جانور آپ کے 'دوست پیڑ' پر رہتے ہیں ؟

رنگ بھرو :

اپنے 'دوست پیڑ' کے بارے میں اور بہت سی باتوں کی معلومات حاصل کرو اور سبھی کو بتاؤ۔

اپنے کسی 'دوست پیڑ' کی تصویر بنایئے اور رنگ بھریے۔

٣

پانی ہی پانی

پانی ضائع مت کرنا تم پانی ہے انمول
ممکن کہاں بِن پانی جینا پانی ہے انمول
مست فضا میں رِم جھم رِم چھم برسے ہے یہ ساون
ندی، نالے، تال، تلیا چھلکے ہے دِن رین
سمندروں میں اونچی لہریں اچھلے جیسے گھوڑا
ہاں اے پیارے بچّو سمجھو پانی ہے انمول
برفیلی چوٹی پر بَن کر برف وہ بیٹھا رہتا
سورج کی کرنوں سے لِپٹے بھاپ وہ بن کر اُڑتا
جھرنوں کا سنگیت سُناتا پانی ہے انمول
ہاں اے پیارے بچو سمجھو پانی ہے انمول
کھیتی باڑی، پیڑ اور پودے اس سے ہی زندہ ہیں
سارے چرندے، سارے پرندے اس سے ہی زندہ ہیں
رگ رگ میں انساں کی سمایا پانی ہے انمول
ہاں اے پیارے بچو سمجھو پانی ہے انمول
قحط بھرے دِن کبھی وہ لاتا
کبھی وہ سیلاب بن کے بہتا
کنویں میں، نل میں اور ٹنکی میں نظر مگر وہ آتا
ہاں اے پیارے بچو سمجھو پانی ہے انمول

- میال

بچّے جماعت میں اپنے علاقے میں پانی سے متعلق گائے جانے والے گیت-نظمیں گا سکیں۔ یہ سرگرمی انہیں اپنی برادری اور تہذیب سے قریب لائے گی۔

* کیا تم پانی کی کوئی نظم یا گانا جانتے ہو؟ کلاس میں سناؤ۔
* پانی کیا کیا کر سکتا ہے ایسی کون سی باتیں اس نظم میں ہیں ؟

سوچو اور لکھو :

* نیچے دیے گئے جن کاموں میں پانی کی ضرورت ہے، ان پر ☑ کا نشان لگاؤ۔

کھیلنے میں ☐	گانا گانے میں ☐	چائے بنانے میں ☐
مِٹّی گوندھنے میں ☐	لکھنے میں ☐	ناؤ چلانے میں ☐
تصویر بنانے میں ☐	پودوں کو اُگانے میں ☐	پنکھا چلانے میں ☐

سوچو اور لکھو :

- پانی کے بغیر آپ کیا کر سکتے ہو؟

☐ ☐ ☐ ☐

- پانی کے بغیر آپ کیا نہیں کر سکتے ؟

☐ ☐ ☐ ☐

* پانی : زیادہ یا کم

مندرجہ ذیل جن کاموں میں سب سے زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اسے پہلے لکھو۔ باقی کو زیادہ سے کم کی ترتیب میں لکھو۔

نہانے میں	پینے میں	گھر دھونے میں	کھیت میں پانی دینے میں	مٹّی گوندھنے میں	پکانے میں

۱۔ ☐ ۲۔ ☐ ۳۔ ☐

۴۔ ☐ ۵۔ ☐ ۶۔ ☐

* کہاں سے ملتا ہے پانی ؟

تم نے نظم میں ندیوں، جھرنوں، تالابوں اور کنوؤں کے بارے میں پڑھا۔ ان سے ہمیں پانی ملتا ہے۔ تم پانی کہاں کہاں سے لاتے ہو؟

تمہارے گھر میں یا گھر کے پاس ان میں سے جو جو ہیں ان پر ○ لگاؤ۔

جھیل	کنواں	تالاب	جھرنا	سمندر	ندی
نہر	ٹیوب ویل	نل	نل کوپ	ٹینک	گرم سوتا

سوچو اور لکھو :

* کیا تم نے زمین میں سے گرم پانی نکلتے دیکھا ہے؟ کہاں ؟

____

____

* تمہارے گاؤں یا شہر میں کیا کوئی ندی بہتی ہے؟ اگر ہاں ہے تو اس کا نام کیا ہے؟

____

____

* کیا تم کچھ ندیوں کے نام جانتے ہو؟ ان کے نام لکھو۔

____

____

سوچو اور کہو :

* تمہارے گھر میں پینے کا پانی کہاں سے آتا ہے؟
* کیا پانی لانے گھر سے دور جانا پڑتا ہے؟
* پانی لانے میں کتنا وقت لگتا ہے؟
* پانی کو بھر کر رکھنے کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟
* تمہارے گھر کے لیے پانی بھر کر کہاں رکھا جاتا ہے؟
* کیا تمہارے پڑوسی اور تمہاری پانی لانے کی جگہ الگ الگ ہے؟ کیوں ؟

رنگ بھرو :

* نیچے دی ہوئی تصویروں میں سے اُن تصویروں میں رنگ بھرو جن میں تم پانی بھر کر رکھتے ہو۔

* آپ کی کاپی میں دیگر برتنوں کی تصویر بناؤ۔

تمہارے گھر میں کسی اور چیز میں پانی بھر کر رکھا جاتا ہو تو ایسے برتنوں کے نام لکھو۔

تصاویر کو دیکھو : اگر ہم اُس میں پانی بھرتے ہیں تو -

۱۔ کس برتن میں سب سے کم پانی ہوگا ؟

۲۔ کس برتن میں سب سے زیادہ پانی ہوگا ؟

۳۔ کس کس برتن میں یکساں پانی بھر سکتے ہیں ؟

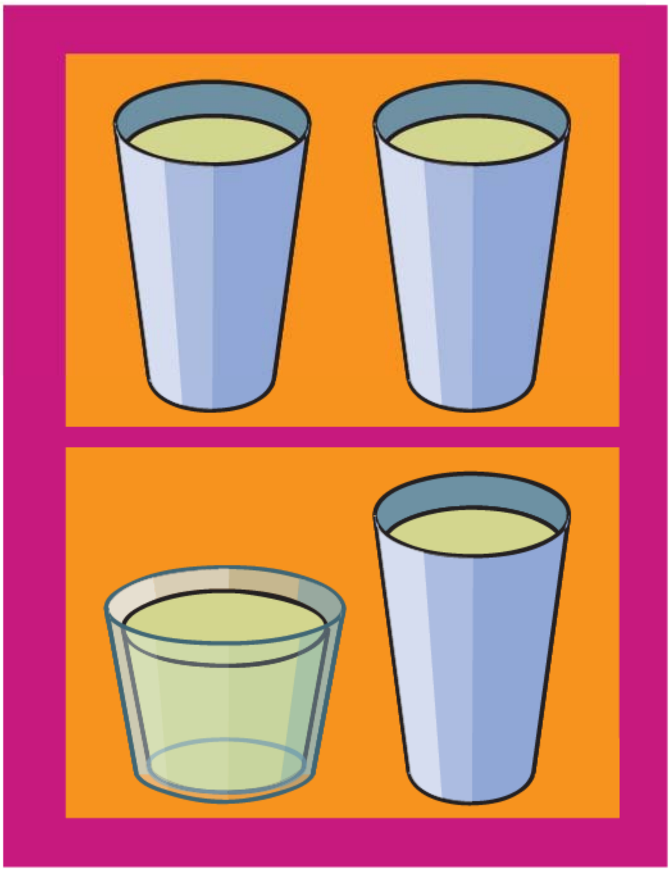

چکو چکرائی

روچن اور چکو کو بہت پیاس لگ رہی تھی۔ چچا نے کہا، رکو میں تمھیں آم کا پنّا دیتا ہوں۔ اُنھوں نے دو اسٹیل کے گلاس بھر کر بچوں کو دیے۔ لیکن چکو نے ضد کی کہ مجھے تو کانچ کے گلاس میں پینے میں مزہ آتا ہے۔ چچا نے پنّا ایک کانچ کے گلاس میں منتقل کردیا۔ لیکن چکو پھر بھی نہیں مانی۔ بولی، چچا! آپ نے مجھے کم دیا ہے۔

گفتگو کرو اور کہو :

تمھیں کیا لگتا ہے ؟ کیا چکو کے گلاس میں کم پنّا تھا ؟

جہاں جہاں سے پانی ملتا ہے، ایسے سات نام تلاش کرکے ( ) کرو اور لکھو :

ن	جھی	لی	وَ	با
ل	آں	کو	سا	رِ
تا	جھ	گ	سو	ش
لا	ر	ہا	نا	چ
ب	نا	ٹاں	دی	شمہ

1. ساگر
2.
3.
4.
5.
6.
7.
8.

’چکو چکرائی‘ والے پروگرام کو کرکے دکھائیں۔ بچوں کو اس پر عمل کرتے دیکھنے اور سوال پوچھنے کا موقع دیں۔

ان میں سے جو الگ لگتا ہے اس پر ○ لگاؤ اور بتاؤ کیوں ؟

- ندی، پہاڑ، تالاب، جھرنا
- مچھلی، بطخ، بندر، مگرمچھ، کچھوا
- کار، ناؤ، بس، ریل گاڑی، سائیکل
- نہانا، کپڑے دھونا، تیرنا، کنگھی کرنا، مٹّی گوندھنا

رنگوں سے کھیل

ایک کاغذ کو بیچ سے موڑو۔ اب کھول کر رنگ کی کچھ بوندیں ڈالو۔ کاغذ کو پھر سے موڑ کر دبا دو۔ کھول کر دیکھو کیا بنا ؟

۴

چھوٹو کا گھر

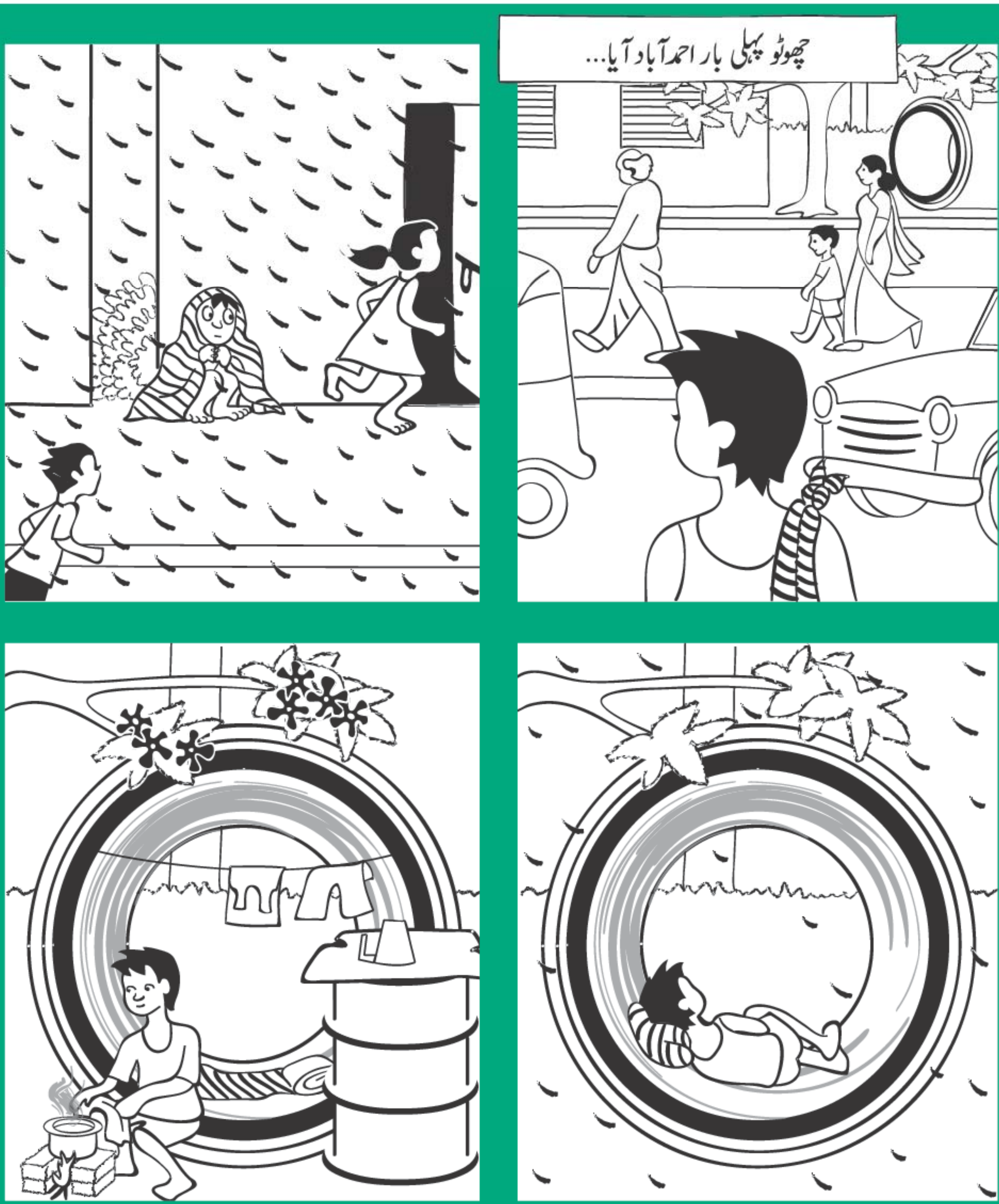

سوچو اور کہو :

دی گئی تصویر کو غور سے دیکھو اور سوالوں کے جواب دو :

- چھوٹو نے پائپ کو دیکھ کر کیا سوچا ہوگا ؟
- چھوٹو نے پائپ کا کس طرح سے استعمال کیا ہے ؟
- چھوٹو نے پائپ اور آس پاس کی جگہ کو کون سے حصوں میں بانٹا ہے ؟
- چھوٹو کو اس گھر کے کون سے حصے میں زیادہ وقت گزارنا پسند ہوگا ؟
- چھوٹو نے مونو کو بھی پائپ میں رہنے کو کیوں کہا ہوگا ؟
- اگر آپ چھوٹو ہیں تو پائپ میں کس طرح گھر بنا کر رہیں گے ؟

مکان کب گھر بن جاتا ہے، اس پر گفتگو کروانا، 'مکان' اور 'گھر' کے فرق کو واضح کرے گا۔

گھر کی تصویر کاپی میں بناؤ اور رنگ بھرو۔

سوچو اور لکھو :

* تمہارے گھر میں کون کون رہتے ہیں ؟

* چھوٹو نے پائپ کو دو الگ حصوں میں بانٹا۔تم بھی اپنے گھر کے الگ الگ حصوں کے نام لکھو۔

سوچو اور کہو :

* ایک دن میں تم گھر کے کس حصّے میں کتنا وقت گزارتے ہو؟
* کیا گھر کا کوئی ایسا حصہ ہے، جہاں گھر کے کچھ لوگ زیادہ وقت گزارتے ہیں ؟
* کیا گھر کا کوئی ایسا بھی حصہ ہے، جس میں گھر کا کوئی شخص جاتا ہی نہیں ہے، یا بہت کم جاتا ہے۔

ہمارے گھروں میں ہم لوگ تو رہتے ہی ہیں، لیکن ہمارے ساتھ ساتھ کچھ جانور بھی رہتے ہیں۔ کچھ ہماری مرضی سے کچھ ہماری اجازت کے بغیر۔

بچوں سے ان کے گھر کے بارے میں بہت حساس طریقہ اور ہمدردی سے گفتگو کرنے کی ضرورت ہے۔ گھر مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے سبق میں کمروں کے بجائے، گھر کے حصوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ گھر کے حصوں میں مختلف افراد کا جانا یا نہ جانا ان کے گھر کے طور طریقے اور ذات کی تفریق کو ظاہر کرتا ہے۔

ٹک بندگائیں :

گھر، پیارا گھر

سدا یہی تو کہتی ہو ماں
گھر یہ صرف ہمارا اپنا !
لیکن ماں کیسے میں مانوں
گھر تو لگتا ہے یہ سب کا !

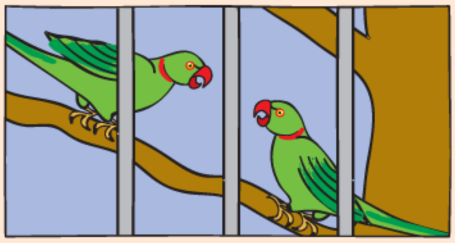

دیکھو تو کیسے یہ چوہے
کھیل رہے ہیں پکڑا پکڑی!
کیسے مچھر ٹہل رہے ہیں
کیسے مست پڑی ہے مکڑی!

اور چھپکلی کو تو دیکھو
چلتی ہے جو گشت لگاتی !
ارے قطاریں باندھے باندھے
کہاں چیٹیاں دوڑی جاتیں !

اور ادھر آنگن میں دیکھو
پنچھی کیسے جھپٹ رہے ہیں
بالکل باجی اور مجھ جیسے
کسی بات پر جھگڑ رہے ہیں

اِسی لیے تو کہتا ہوں ماں
گھر نہ سمجھو صرف ہمارا
سدا سدا سے جو بھی رہتا
سب کا ہی ہے یہ گھر پیارا

کیا تم جانتے ہو؟

چوہوں میں دیکھنے کی صلاحیت کم لیکن سونگھنے، چھونے اور ذائقہ والی صلاحیت بہت ہی تیز ہوتی ہے۔

ایسی دیگر ٹک بندیاں جمع کروائیں اور گوائیں۔

* گھر میں رہتے ہوں ایسے دو جانداروں کی تصویر بناؤ۔

یاد کرو اور لکھو :

* تم اپنے گھر کو کیسے صاف رکھتے ہو؟

سوچو اور کہو :

* تم گھر کا کوڑا کرکٹ کہاں ڈالتے ہو؟
* کیا تمہارے گھر کے آس پاس صفائی رہتی ہے؟
* تمہارے گھر میں صفائی کام میں کون کون مدد کرتا ہے؟

دیکھو، لتا کا گھر کس خوبصورتی سے سجا ہے !

سوچو اور لکھو :

کیا تم اپنے گھر کو کسی خاص طرح سے سجاتے ہو؟ کیسے سجاتے ہو؟

پوچھو اور لکھو :

اپنے ساتھیوں سے معلوم کرو کہ وہ اپنے گھر کو کیسے اور کب سجاتے ہیں ؟

سوچو اور لکھو :

تم اپنے گھر کو کن کن چیزوں سے سجاتے ہو؟ اُن کے نام لکھو۔

سبق میں ہر ایک بچے سے مختلف تہواروں میں اس کے گھر کی سجاوٹ کے بارے میں پوچھا جائے۔ بچوں سے مختلف موقعوں پر گھر سجانے کے کاموں میں اور استعمال میں لائی جانے والی اشیاء پر بات چیت اور مقامی سامان کے استعمال اور تہوار منانے کی اہمیت واضح کی جاسکتی ہے۔

۵ گھر ایک اسکول

ہمارا گھر ہمارا پہلا اسکول ہے۔ گھر کے لوگ ہمارا خاندان ہے۔ خاندان میں ہم کتنی باتیں سیکھتے ہیں۔ کہیں اور سے سیکھیں اُس سے زیادہ اپنے خاندان میں سیکھتے ہیں۔ اسی لیے ہم اپنے خاندان سے زیادہ قریب سے جُڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ آؤ اپنے خاندان کے بارے میں سوچیں اور بات کریں۔

اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ کا فوٹو چپکاؤ یا بناؤ۔

اخباروں، میگیزین، دیگر رسالوں میں سے خاندان کے مختلف فوٹو جمع کرو۔

* تمہارے خاندان میں کون کون ہیں ؟ ان کا نام اور ان سے تمہارا کیا رشتہ ہے، لکھو۔

نام	تم سے رشتہ	نام	تم سے رشتہ

* اپنے خاندان کے دو لوگوں کے آپس کا رشتہ لکھو۔

جیسے میاں بیوی۔ بہن بھائی۔ ماں بیٹی...

خاندان کے دو لوگوں کے نام		آپسی رشتہ
یوسف بھائی	المیرا	ماموں - بھانجی

سوچو اور کہو :

* تمہارا نام کیا ہے ؟
* تمہیں خاندان کے لوگ پیار سے کس طرح بُلاتے ہیں ؟
* تم اپنے خاندان کے لوگوں کو کس کس طرح سے بُلاتے ہو ؟
* صفحے کے پیچھے دی گئی تصویر کو احتیاط سے دیکھو۔ کیا تصویر میں دو لوگ بالکل ایک سے لگتے ہیں ؟

کیا تمہاری اور تمہارے خاندان میں کسی سے بات کرنے میں، چلنے میں، ہنسنے میں یا شکل وصورت میں کوئی بات ملتی جُلتی ہے؟ کس سے اور کیسے؟

آؤ اب سلمان کے خاندان کے بارے میں کچھ پڑھیں۔ سلمان کے خاندان کے سبھی بڑے لوگ دھوبی کا کام کرتے ہیں۔

خاندان کے سبھی افراد اپنی اپنی طرح سے ان کے کپڑے دھونے، سکھانے، استری کرنے میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ سلمان اور اس کا چچا زاد بھائی رفیق بھی اب یہ کام سیکھ رہا ہے۔

یاد کرو اور لکھو :

* کیا تمہارا خاندان بھی مل کر کوئی کام دھندہ کرتا ہے؟ اگر 'ہاں' تو کیا؟

* تم گھر کے کون کون سے کام میں مدد کرتے ہو؟

ہم خاندان میں ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ سلمان اور رفیق اپنے چچا سے سائیکل چلانا سیکھتے ہیں۔

سوچو اور کہو :

تم نے بھی اپنے خاندان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ کیا اور کس سے ؟ کیا کسی نے تم سے کچھ سیکھا ہے ؟

سوچو اور لکھو :

کس کو کب ملتے ہو ؟ لکھو۔

- جب میں اُداس ہوتی ہوں، تو میں ______ کے پاس جاتی ہوں۔
- جب میں پرانے دنوں کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں تب میں ______ کے پاس جاتی ہوں۔
- جب میں اپنی کچھ راز کی بات بتانا چاہتی ہوں تب میں ______ کے پاس جاتی ہوں۔
- جب مجھ سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو میں ______ کے پاس جاتی ہوں۔

جُوتے باہر اُتار کر ہی گھر میں آنا... یہ سُریکھا کے گھر کا رواج ہے؛ لیکن اس کے کچھ دوست جوتے چپل پہن کر گھر کے اندر آجاتے ہیں۔ اس سے سُریکھا کے دادا ناراض ہوتے ہیں۔

کیا تمہارے خاندان کے اپنے کچھ رواج ہیں ؟ کون کون سے ؟

______

______

______

بچوں سے اپنے خاندان کے افراد کے ہنسنے، گانا گانے وغیرہ کے طریقوں کے بارے میں بات چیت کروائی جائے۔ جس سے وہ اپنے خاندان کے افراد کی خاصیت یا خاص عادتیں بھی پہچان سکیں گے۔

سوچو اور کہو :

- کیا آپ کے خاندان میں اگر کوئی خوش ہو تو اُسے ہنسنے کی عادت ہے ؟
- آپ خوش ہوں تو کیا کرتے ہیں ؟
- ہنسنے کے علاوہ خوش ہونے والا فرد دوسرا کیا کیا کرتا ہے ؟

* تم اپنے خاندان میں بڑوں کی عزت کیسے کرتے ہو ؟
* اپنے آس پاس دیکھو اور جانو، دوسرے لوگ عزت کرنے کا کیا طریقہ اپناتے ہیں۔

جانو اور کہو :

- گھر کے بڑے جب چھوٹے تھے تب کیا کیا کرتے تھے ؟
- گھر کے کسی بڑے کو ان کے بچپن کا کوئی دلچسپ قصہ سنانے کے لیے کہو۔

۶ کھائے بغیر نہیں چلتا

یاد کرو اور لکھو :

تم نے کل رات کیا کیا کھایا ؟

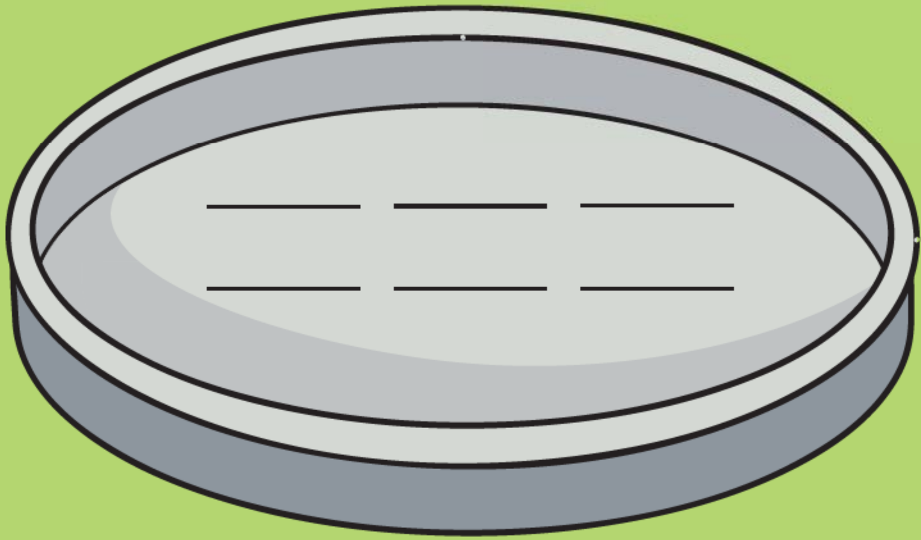

سوچو اور کہو :

* کیسے پتا چلتا ہے کہ تمھیں بھوک لگی ہے ؟
* کیا ایسا ہوا ہے کہ کسی دن تمہارے گھر میں کھانا نہ بنا ہو ؟
* ایک بچے کے گھر کھانا پکا ہی نہیں تھا ؟ یہ کن وجوہات کی بنا پر ہوا ؟
* کیا کل سب نے ایک جیسا کھانا کھایا تھا ؟ ایسا کیوں ؟
* اپنی اپنی تھالی میں جو نام لکھے تھے، اُسے بلیک بورڈ پر لکھو۔
* جب تمھیں بھوک لگی ہو اور کچھ بھی کھانے کو نہیں ملے تو تم کیا کروگے ؟

بچوں سے تعلقات قائم کرنا ضروری ہے اور ایسا ماحول قائم کرنا، جہاں ان کی بات حساس ہوکر سنی جائے یہ بھی ضروری ہے۔ بچے کھلے ماحول میں اپنی بات بغیر شرماتے ہوئے کہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے کھانے کے بارے میں سن کر ہم اپنے کھانے سے متعلق شرمانے اور جھجکنے والی ذہنیت سے ہٹ سکتے ہیں۔ اس سے دوسرے لوگوں کے بارے میں ہماری سمجھ میں اضافہ ہوگا۔

وِپُل کا خاندان

وِپُل کے خاندان میں چار لوگ ہیں۔ وِپُل کے خاندان میں کچھ لوگ کئی چیزیں نہیں کھاتے، جو وہ کھاتا ہے۔ سوچو اس کے خاندان کے لوگ وہ چیزیں ''کھاتے نہیں'' یا ''کھا ہی نہیں سکتے''۔

ایسا کیوں ہوتا ہوگا ؟

آؤ! وِپُل کے خاندان کے بارے میں پڑھیں۔

اسکول سے گھر جاتے جاتے وِپُل نے ایک بُھٹّا خریدا۔

بُھٹّا کھاتے کھاتے وِپُل گھر میں داخل ہوا اور ماں سے پوچھا، ''ماں چھٹکی کہاں ہے ؟ پہلے تو میں اُسے ہی دیکھوں گا۔''

ماں نے ہنستے ہوئے کہا، ''چھٹکی اوپر کمرے میں ہے۔''

وِپُل نے دادی کا ہاتھ پکڑ کر کہا، ''دادی تم بھی چلو نا ''

اماں نے کہا، ''رکو، میں نے اُن کے لیے روٹی دال میں چؤر کر رکھی ہے، پہلے وہ کھا تو لیں۔''

دادی نے ماں سے کہا، ''بیٹا آج تو دال میں شکر ٹھیک سے ڈالی ہے نا ؟''

ماں نے جواب دیا، ''میں نے چکھ کر دیکھی ہے، بڑھیا بنی ہے۔''

''میں دادی کا کھانا بھی اوپر لے جاتا ہوں''۔ کہتے ہوئے وِپُل نے تھالی اُٹھائی اور فٹافٹ سیڑھیاں چڑھ گیا۔

''دادی جلدی چڑھونا !'' وِپُل نے پکارا۔

دادی نے کہا، ''جب میں تمہاری عمر کی تھی تب میں اتنی دیر میں سیڑھیاں تو کیا پہاڑ بھی چڑھ جاتی تھی۔

وِپُل نے اندر جا کر اپنا بُھٹّا ماں کو تھمایا اور ہاتھ دھو کر چھٹکی کو اُٹھا لیا۔

اچانک چھٹکی نے رونا شروع کر دیا۔ ''یہ اب ایسے چپ نہیں ہوگی، اسے بھوک لگی ہے۔'' کہتے ہوئے ماں چھٹکی کو دودھ پلانے بیٹھ گئیں۔

سوچو اور لکھو :

* دادی سیڑھیاں جلدی کیوں نہیں چڑھ پائیں ؟

___

___

* دادی کو دال کس طرح کی پسند ہے ؟

___

___

* تمھیں کیسی دال پسند ہے ؟

___

___

* کہانی میں جتنے لوگ آئے، اُن میں سے کتنے لوگ بھٹا کھا پائیں گے؟ کیوں ؟

____

____

* کیا سبھی بوڑھے لوگ بھٹّا کھا پاتے ہیں ؟ کیوں ؟

____

____

* چار مہینے کی چھٹکی صرف اپنی ماں کا دودھ پیئے گی۔ وہی اس کا کھانا ہے۔ سوچو، کیوں ؟

____

____

پوچھو اور لکھو :

	کیا کیا کھا پاتے ہیں؟	کیا کیا نہیں کھا پاتے ؟
بچہ		
جوان		
بوڑھا		

ہم کیا کھا سکتے ہیں، کیا نہیں کھا سکتے ؟ اس کے متعلق معلومات حاصل کی۔ ہم ہمیشہ سب چیزیں کھا نہیں سکتے۔

آو، بات کریں ان چیزوں کی جنہیں ہم کھاتے ہیں۔

جن چیزوں کو تم بہت کھاتے ہو ان پر ○ لگاؤ۔

چاول	گیہوں	جو	چنا
مکئی	باجرہ	سابودانا	ناگلی

ہمارا زیادہ تر کھانا انہی چیزوں سے بنتا ہے۔ مختلف جگہوں پر ان میں سے کچھ چیزوں کو زیادہ کھایا جاتا ہے۔ جو چیزیں جہاں آسانی سے پیدا ہوتی ہیں، وہاں پر وہ زیادہ کھائی جاتی ہیں۔

معلوم کرو ان میں سے کون کون سی چیزیں کہاں کہاں زیادہ کھائی جاتی ہیں۔

___

___

ہم لوگ الگ الگ چیزیں تو کھاتے ہی ہیں۔ ایک ہی چیز کا استعمال کر کے الگ الگ کھانے بھی بناتے ہیں۔

معلوم کرو اور لکھو کہ گیہوں اور چاول سے کیا کیا بنتا ہے؟

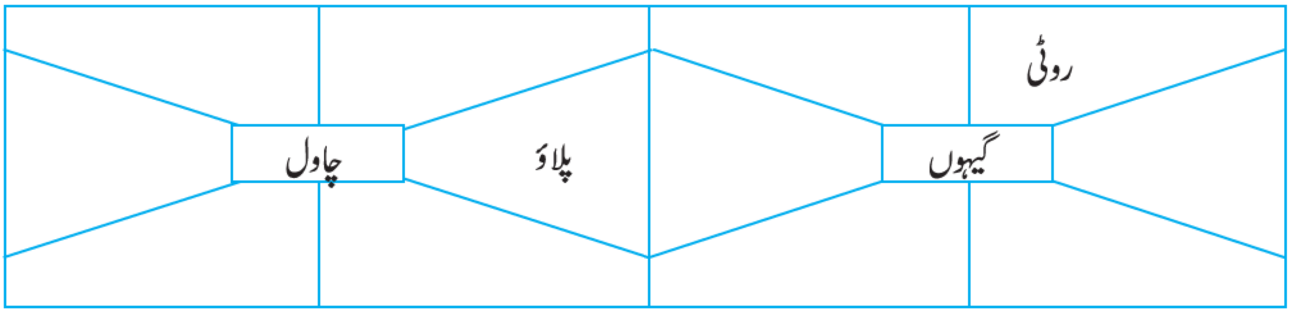

آپ کتنی چیزیں لکھ سکتے ہو؟

اسی طرح الگ الگ جگہوں پر الگ الگ طرح کی دالیں، سبزیاں، پھل، گوشت وغیرہ کھایا جاتا ہے۔ کچھ لوگ کچھ پسند کرتے ہیں تو کچھ لوگ کچھ اور۔ اب بات کرتے ہیں 'پسند' اور 'ناپسند' کی۔

سوچو اور لکھو :

تین چیزوں کے نام لکھو جو تمہیں کھانے میں پسند ہیں، اور تین چیزیں جو کھانے میں نا پسند ہیں۔

پسند			
ناپسند			

سوچو اور کہو :

- کیا تمہاری پسند - ناپسند تمہارے خاندان کے افراد سے ملتی ہے؟
- کیا تمہاری پسند - ناپسند تمہارے دوست کی پسند - ناپسند سے ملتی جلتی ہے؟
- آپ کے خاندان کے کس فرد کی پسند - ناپسند الگ ہے؟

آؤ اب کچھ لوگوں سے بات کریں اور معلوم کریں انہیں کیا کھانا اچھا لگتا ہے؟

میں بلساڑ میں رہتی ہوں۔ مجھے اور میری ماں کو اُنباڑیا کھانا بہت پسند ہے۔ جب بھی ہمیں اُنباڑیا کھانے کی خواہش ہوتی ہے تو ہم قریب کے کھیت جاتے ہیں اور اُنباڑیا کھاتے ہیں۔

میں کشمیر میں رہتی ہوں۔ سرسوں کے تیل میں پکی مچھلی بہت پسند ہے۔ ایک بار ہم گوا گئے تھے۔ وہاں ہم نے مچھلی کھائی، مگر مزہ بہت مختلف تھا۔ ماں نے کہا، ارے یہ تو ناریل کے تیل میں پکی سمندر کی مچھلی ہے، مزہ تو مختلف ہوگا ہی۔

میں کیرالا میں رہتا ہوں۔ مجھے سب سے اچھی دو چیزیں لگتی ہیں۔ وہ چیزوں میرے گھر کے آنگن میں ہی اُگتی ہیں۔ ایک اوپر اونچے پیڑ پر اور دوسری زمین کے نیچے۔ اُبلے ہوئے صابو دانے، ناریل سے بنی ہوئی کڑھی کے ساتھ مِلا کر کھانے میں بڑا لطف آتا ہے۔ اس کا ذائقہ بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔

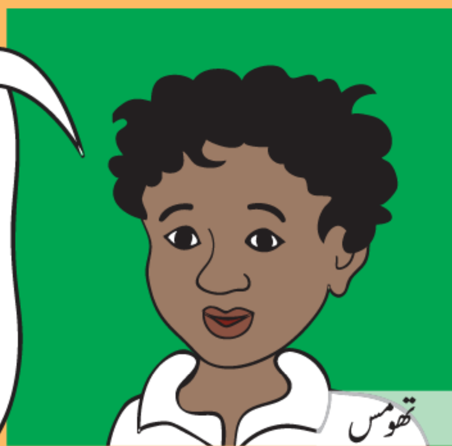

بچوں میں غذا سے متعلق انواع واقسام پر کُھل کر بات چیت کریں۔ اُن سے خاندان سے وابستہ تجربے سنیں اور غذائی اقسام کا احترام کریں۔

ہم کیا کھائیں گے اس بات کو طے کرنے والی وجوہات کون سی ہیں ؟ اس پر ✓ کرو۔ فہرست میں شامل کرو۔

سوچو اور لکھو :

- آسانی سے کیا ملتا ہے ؟
- ہم کیا خرید سکتے ہیں ؟
- ____________________
- ____________________
- ____________________

یاد کرو اور لکھو :

* کچھ چیزوں کے نام دیے گئے ہیں۔
جو چیزیں کھائی جاتی ہیں ان پر ✓ کا نشان لگاؤ۔ کسی کے بارے میں معلوم نہ ہو تو استاد سے پوچھو۔

کیلے کے پھول ☐	مرغی کا انڈا ☐	گوبھی ☐
سین جن کے پھول ☐	اروی کے پتے ☐	گوشت ☐
مشروم ☐	چوہا ☐	پیاز ☐
کنول ڈنڈی ☐	مچھلی ☐	کیکڑا ☐
لال چیونٹی ☐	باجرے کی روٹی ☐	گھاس ☐
باسی روٹی ☐	مینڈک ☐	ناریل کا تیل ☐
اونٹنی کا دودھ ☐	آنولہ ☐	روٹی ☐

* کھانے پینے کی ایسی چیزوں کے نام لکھو جو تم نے کبھی نہیں کھائیں، لیکن کھانے کا جی چاہتا ہے۔

۷ انوکھی بات چیت

کھیل کھیلیں :

چلو ایک کھیل کھیلیں۔ اس کھیل میں سب کو بغیر بولے اپنی بات دوسروں تک پہنچانی ہے۔ سبھی بچّوں کو چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم کرو۔

اس کھیل میں تمہاری ٹیچر سبھی گروہوں کو ایک ایک کاغذ کی پرچی دیں گی۔ ہر پرچے پر کچھ لکھا ہوگا۔

سبھی اپنے اپنے گروہ میں پرچی پڑھیں۔ سبھی گروہوں کو پرچوں کے مطابق خاموش ڈرامہ تیار کرنا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ بغیر بولے ہی سبھی کو اپنی بات دوسروں تک پہنچانی ہے۔ تمہیں اپنے بدن کے مختلف اعضاء سے ہی بات کہنی ہے۔ جیسے آنکھ سے، چہرے کے تاثرات سے، ہاتھ کے اشاروں سے۔

جب سب کا ڈرامہ تیار ہوجائے تب سبھی گروہ باری باری آئیں اور سب کے سامنے اپنا خاموش ڈرامہ پیش کریں۔ سبھی دیکھنے والوں کو یہ بوجھنا ہے کہ ڈرامے میں کیا ہورہا ہے۔

سوچو اور کہو :

- یہ ڈرامہ تمہیں کیسا لگا ؟
- کیا تمہیں بغیر بولے ڈرامہ کرنے میں دقّت آئی ؟
- کیا تم نے کبھی کسی کو اشاروں سے بات کرتے دیکھا ہے ؟
- لوگوں کو اشاروں میں بات کرنے کی کب ضرورت پڑتی ہے ؟

جن واقعات وحادثات کو بچے بخوبی سمجھ سکیں اور جن سے خود کو وابستہ محسوس کرسکیں ان کا انتخاب کریں تا کہ بچے انہیں مؤثر طریقہ سے ڈرامے کی شکل میں پیش کرسکیں۔

ذیل میں دی گئی تصویر کو دیکھو۔ تصویر میں بچّے اشاروں میں باتیں کر رہے ہیں۔

عام طور پر ہم میں سے زیادہ تر لوگ بول اور سن سکتے ہیں، لیکن کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو بول اور سن نہیں سکتے۔ ایسے لوگ دوسروں کو اپنی باتیں اشاروں سے سمجھاتے ہیں۔ دوسروں کی باتیں وہ ان کے ہونٹوں کو دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم سب الگ الگ طرح کے کام کر سکتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی گاتا اچھا ہے، تو کوئی نظم اچھی لکھتی ہے۔ کچھ بچے جھٹ سے پیڑ پر چڑھ جاتے ہیں تو کچھ تیز دوڑتے ہیں۔ کوئی تصویر اچھی بناتا ہے یعنی کہ ہم سب اپنی اپنی طرح سے کچھ باتوں میں خاص ہیں۔ اسکول اسی لیے تو ہیں کہ سبھی کو ایک دوسرے سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کا موقع ملے۔ سب کی طرح جو بچے بول سن نہیں سکتے، وہ سب بھی اسکول جا کر پڑھتے لکھتے ہیں۔ ان بچوں کو اسکولوں میں اشاروں سے باتیں کرنے کی زبان سکھائی جاتی ہے۔

آؤ! اب ایک بچی کے بارے میں پڑھیں جو سن نہیں سکتی۔ وہ بچی پھر بھی کتنا کچھ کر پاتی ہے۔

مَیں اور میری بہن

چھوٹی لڑکی چِکو
وہ سن نہیں سکتی
وہ پیدائش سے بہری ہے۔
اس کا بڑا بھائی نندو
نندو اور چکو ایک ساتھ کھیلتے ہیں۔
چکو بہت اچھا پیانو بجا سکتی ہے۔
اُسے تار کی جھنجھناہٹ محسوس کرنا
بہت اچھا لگتا ہے۔
لیکن وہ کبھی گا نہیں سکے گی۔
وہ سُر نہیں سُن سکے گی۔
اُسے اُچھل کود، لُڑھکنا، پھسلنا اور
بندر کی طرح چوٹی پر چڑھنا اچھا لگتا ہے۔
اب میری بہن نے میری اِسکول میں
آنا شروع کیا ہے۔

نندو کی اماں، اُسے گھر پر ہی
ہونٹ ہلا کر پڑھنے میں مدد کرتی ہے۔
مُدرّس اور بچّے اُس کے سبھی الفاظ سمجھ نہیں سکتے۔
جیسے کہ
بہن یا پانی یا انگوٹھا
گذشتہ کل میں نے
اُس کے کالے چشمے پہنے تھے۔
اُس کی فریم بہت بڑی تھی
اور کانچ بہت کالے تھے۔
میں جب بولتا تھا تب
میری بہن نے مجھے چشمہ اُتار دینے کو کہا
اُسے جاننا تھا کہ
میری کتّھئی آنکھیں
اُس کی کتّھئی آنکھوں کو کیا کہتے ہیں ؟

- زِن وہائٹ ہاؤس پٹرسَن
('میری ایک بہن ہے، میری بہن
سُن سکتی نہیں' سے اُردو ترجمہ)

یہ ایک کہانی تھی مگر پھر بھی اس کی بحث کی جاسکتی ہے، کیوں کہ ہم سب میں الگ الگ خوبیاں ہیں۔ بچّوں کے خود کے تجربات کو شامل کرکے اس بات کا احساس پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ہم اپنی آنکھوں سے بہت کچھ کہتے ہیں۔ چھوٹے بچے تو بولنا سیکھنے سے پہلے ہی چہرے سے، ہاتھوں سے کتنا کچھ کہتے ہیں۔ وہ کتنا کچھ سمجھتے بھی ہیں۔

چہرہ ہمارا آئینہ ہے۔

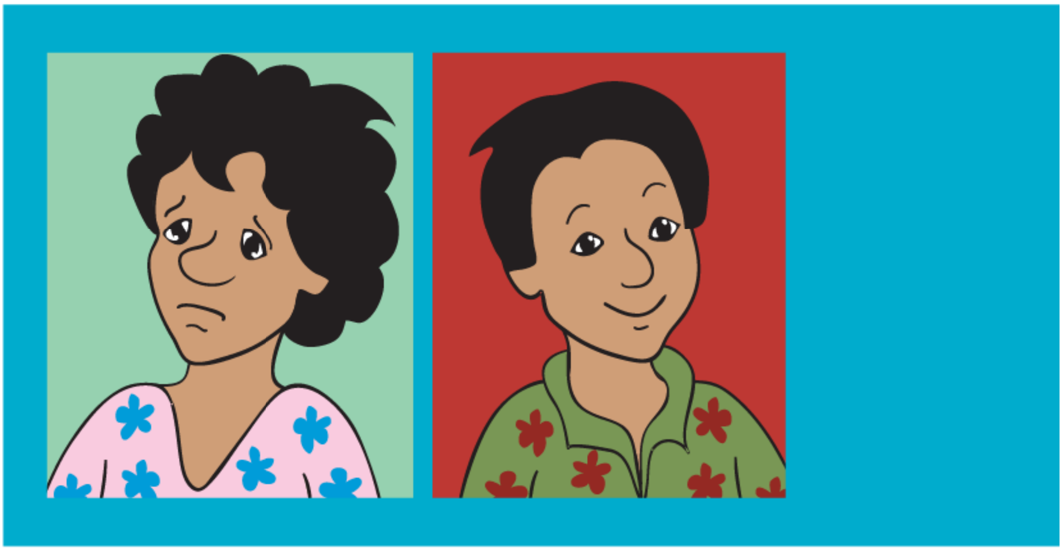

سوچو اور کہو :

* اپنے آس پاس کے کسی چھوٹے بچے (قریب ۸-۶ ماہ تک کے) کو دیکھو۔
* وہ اپنی ادا کاری کے ذریعے کیا کیا سمجھا سکتے ہیں ؟

رنگ بھرو : تمہیں تعجب ہوگا کہ یہ کیسے چہرے ہیں جن میں آنکھیں ہیں، نہ ناک اور نہ ہی منھ۔

یہ سب تو تمہیں بنانا ہے۔ لیکن ساتھ میں جو لکھا ہے اُسے پڑھ کر۔

پڑھو اور بناؤ :

یہ آفتاب ہے۔ اس کا پسندیدہ کھلونا گر کر ٹوٹ گیا۔

وہ اُداس ہے۔ کیسا ہوگا اس کا چہرہ ؟

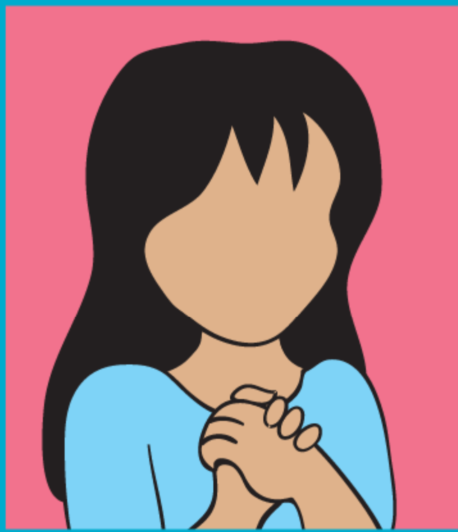

یہ جولی ہے۔ کل ہی اس کی چھوٹی بہن پیدا ہوئی ہے۔
وہ بہت خوش ہے۔ اس کا چہرہ کیسا ہوگا ؟

یہ رُتوا کی ماں ہے۔ آج رُتوا نے جب باورچی خانہ سے اَچار کی بَرنی نکالی، وہ گر کر ٹوٹ گئی۔ اس کی ماں کے چہرے کے تاثرات کیسے ہوں گے ؟

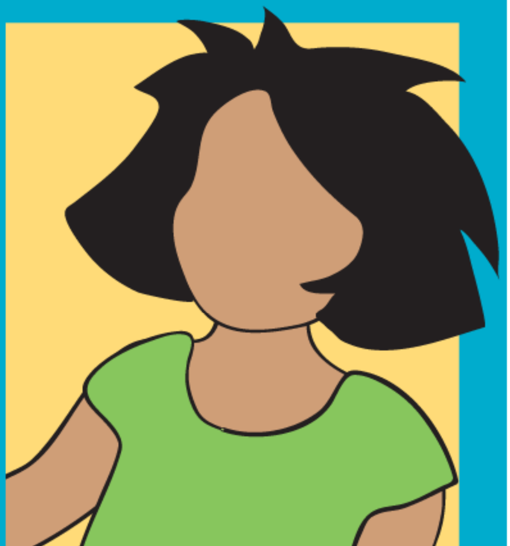

یہ ریحانہ ہے۔ ریحانہ کو کتوں سے بہت ڈر لگتا ہے۔ وہ کھیل رہی تھی۔ اچانک اس کے سامنے ایک کتا آ گیا۔ کیسا ہوگا ریحانہ کا چہرہ ؟

بچوں کو اپنے جذبات کو مختلف طرح سے بیان کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ بچوں میں اس سے ان کی تخلیقی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ اس صلاحیت کا اظہار ہوگا۔

کسی کے چہرے کو دیکھ کر ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ وہ اُداس ہے، وہ خوش ہے یا وہ غصے میں ہے۔

تمہارے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے کہ تم نے کوئی شرارت کی ہو اور ماں کو تمہارا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ میں آ گیا ہو۔

ناچ کے ذریعے بھی ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ ناچ میں اشاروں اور چہرے کے اُتار چڑھاؤ کا استعمال کرتے ہیں۔ اِنہیں 'مُدرائیں' کہتے ہیں۔

دیکھو اور اِن مدراؤں کو کرو۔ ناچ کی کچھ مُدرائیں تم بھی سیکھو اور کر کے دکھاؤ۔

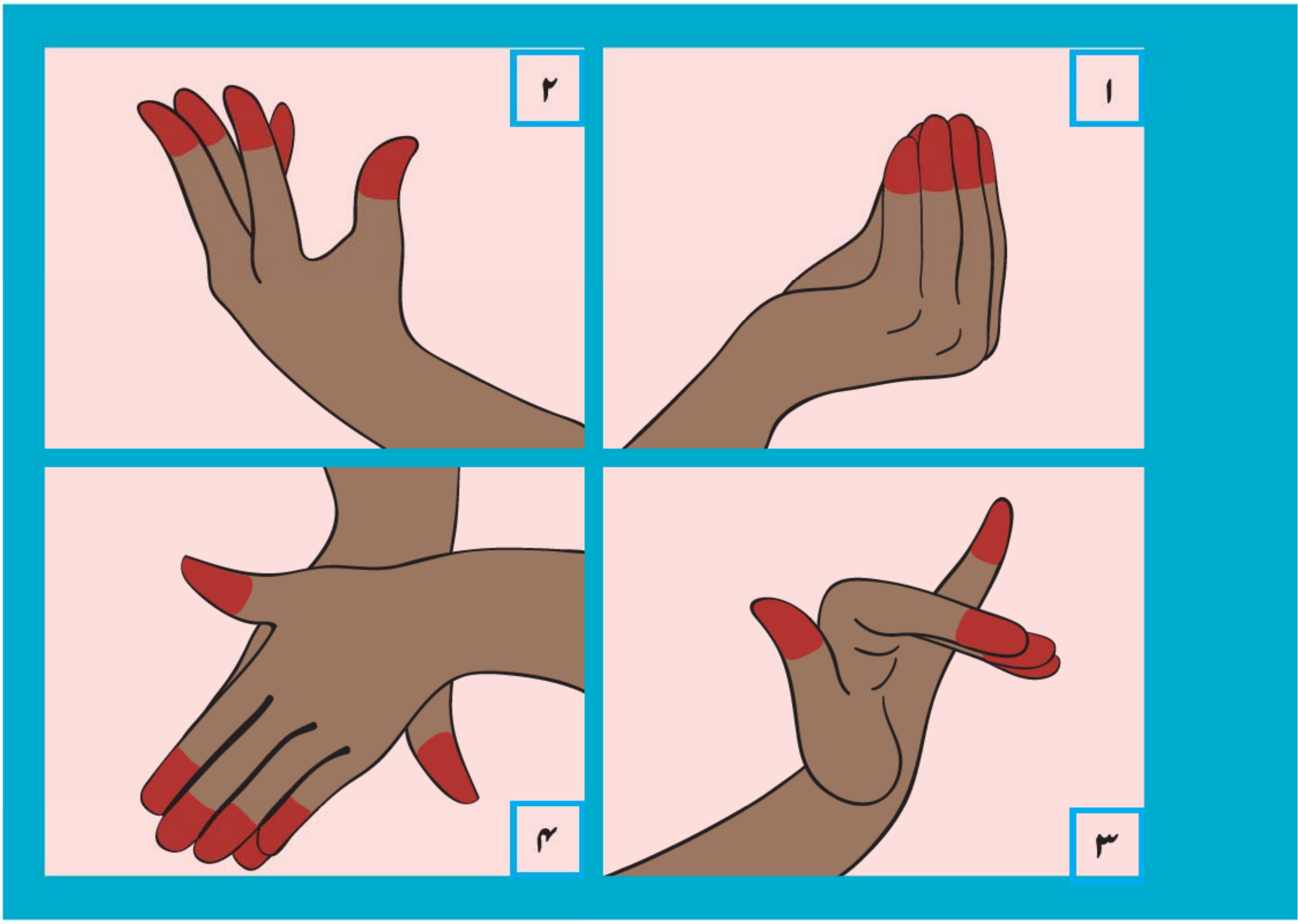

سوچو اور کہو :

تصویر کو دیکھ کر اندازہ لگاؤ، اپنے ذہن میں کہانی بناؤ اور اپنے ساتھیوں کو سناؤ۔

اس کہانی پر بات چیت کرو۔

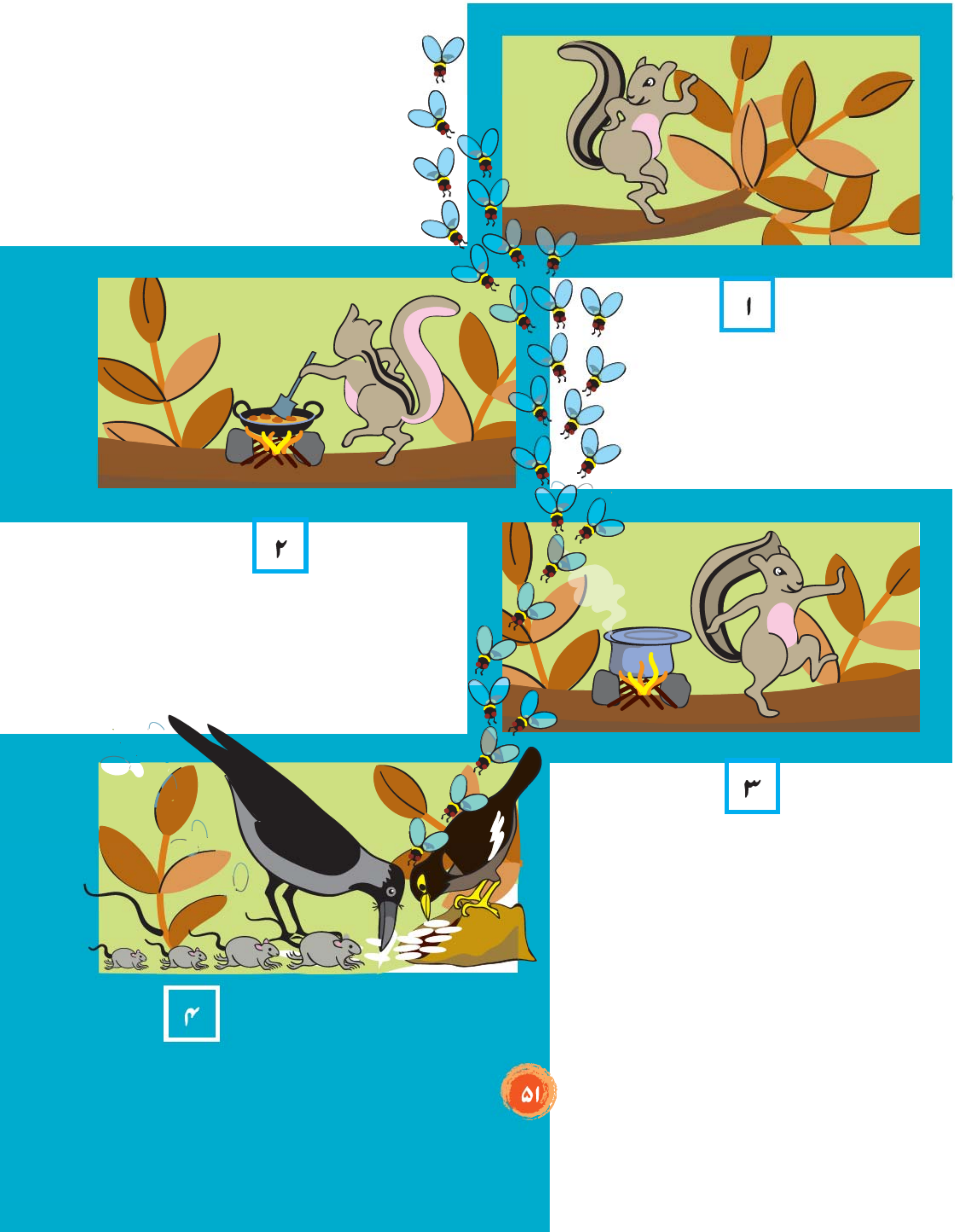

۸

پھر ر ر ...

سر پر میرے تاج ہے،
سندر پنکھوں پر ناز ہے
سندر ناچ دکھاتا ہوں
قومی پرندہ کہلاتا ہوں
لکھو میں [ ] ہوں۔
آسمان سے سیدھے آتی ہوں
جھپٹ چوہا لے جاتی ہوں
پونچھ ہے میری کھانچے والی
چیز ہوں میں بڑی نرالی
لکھو میں [ ] ہوں۔
ہرے ہرے ہیں میرے پنکھ
لال ہے میری چونچ کا رنگ
ہری مرچ میں کھاتا ہوں
نقل آواز کی کرتا ہوں
لکھو میں [ ] ہوں۔
کالے کالے پر ہیں میرے
کالا کالا ہے رنگ
کاؤں کاؤں میں شور مچاتا
رنگ ہے میرا چمکتا
لکھو میں [ ] ہوں۔

کوہو کوہو آواز لگاتی،
مدھر - مدھر سے گیت سناتی
سب کے من کو ہوں میں بھاتی
آواز سے ہی پہچانی جاتی
لکھو میں ____ ہوں۔
مَرے جانور کھا کر میں،
جگہ صاف کر دیتا ہوں !
اونچے آسمان اُڑتا ہوں،
پرندوں کا راجا کہلاتا ہوں
لکھو میں ____ ہوں۔
رنگ سلیٹی، پنجے میرے بھورے
غٹرغوں کی بھر کر چابی
دن بھر شور مچاتا ہوں،
گھر میں میرا گھر بناؤں
لکھو میں ____ ہوں۔
چونچ ہے میری بڑی نرالی،
سوئی ہو جیسے سِلنے والی!
پتے سی کر گھر بناؤں،
انوکھی چڑیا میں کہلاؤں
لکھو میں ____ ہوں۔
پیڑ کے تنے میں چھید بناؤں
اُس میں چھپے کیڑے میں کھاؤں
ٹک ٹک کرتا جاتا ہوں،
کٹھ کھودنے کا کام ہے میرا
لکھو میں ____ ہوں۔

پرندے ایک مجلس میں جمع ہوئے۔ اُلّو نے بات شروع کی۔ اُلّو بولا۔ اب بند کیوں نہیں کرتے یہ شور وغل ؟ ہم سبھی میں کچھ نہ کچھ خاص ہے۔ ہمارے پَر، پیر، چونچ اور بولی چاہے الگ الگ ہیں مگر سبھی پرندے ہیں۔ سوچو اگر ہم سب ایک جیسے دکھائی دیتے اور ایک سا کھاتے، بولی بھی اگر ایک سی ہی ہوتی تو کتنی بے رنگ ہوتی یہ دنیا !

سوچو اور لکھو :

* سبق میں آئے پرندوں میں سے تم نے کن کن کو دیکھا ہے ؟ ان کے نام لکھو۔

تلاش کرو :

* اب باہر جا کر اطراف میں پرندوں کو دیکھو۔
* تمھیں باہر کتنے پرندے دکھائی دیتے ہیں ؟
* ان میں سے کتنے پرندوں کو پہچانتے ہو ؟

بچے باہر پرندوں کو دیکھیں گے تو کاغذ پر آسانی سے پہچان سکیں گے۔ بچوں کو پرندوں کی خصوصیات کا علم ہونا چاہیے۔ خواہ وہ ان کے نام نہ بھی جانتے ہوں۔ خالی جگہ پُر کرنے کے لیے اُن کا عِلم ہونا چاہیے، یہ ضروری ہے۔

پرندے کا نام	تم نے کہاں دیکھا ہے؟				
	پانی میں	پیڑ پر	زمین پر	گھر میں	اُڑتے ہوئے

کیا تم نے غور سے دیکھا ہے کہ مختلف پرندوں کی چونچ بھی مختلف ہوتی ہیں ؟ نیچے کچھ پرندوں کی چونچ کی تصویریں ہیں۔ ان کو غور سے دیکھو اور پہچانو۔ یہ کن پرندوں کی چونچیں ہیں۔ نیچے نام لکھو۔

بچوں کی پرندوں میں دلچسپی میں اضافہ کرنے کے لیے، بچے خاموشی سے پرندوں کو بغور دیکھیں اور اپنے مشاہدہ کو نوٹ کرنا سیکھیں اور جماعت میں سبھی کو بتائیں۔

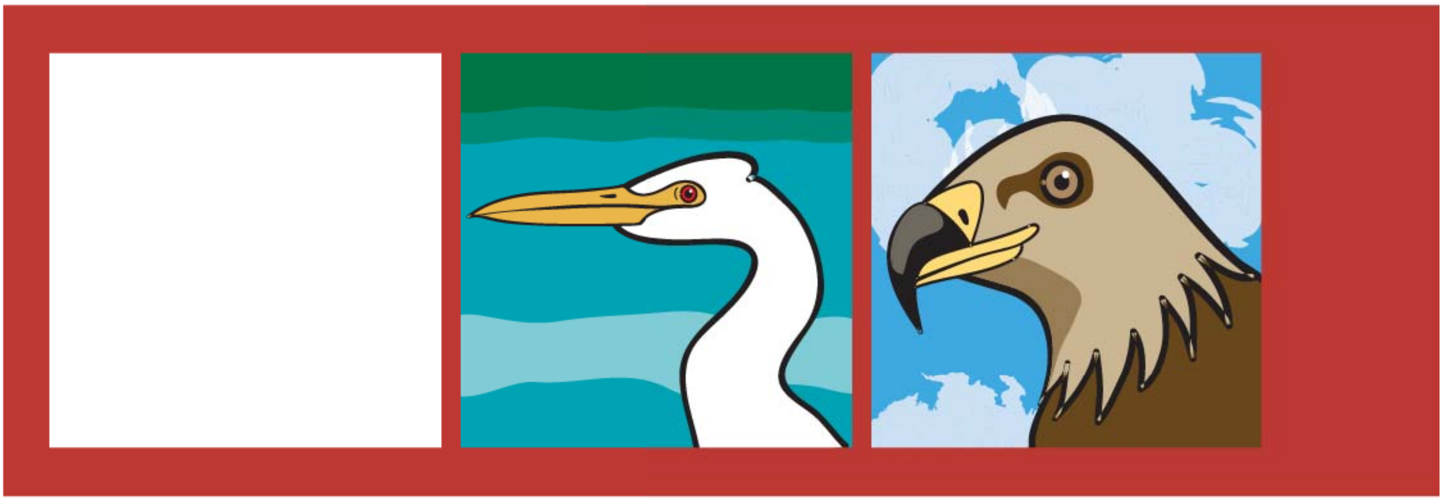

خالی خانے میں پرندے کی چونچ بناؤ، رنگ بھرو اور اس کا نام لکھو۔ جس طرح پرندوں کی چونچ الگ الگ طرح کی ہوتی ہے، اسی طرح ان کا کھانا۔ پرندے طرح طرح کی چیزیں کھاتے ہیں۔ کوئی پھل کھاتا ہے تو کوئی بیج، کوئی انڈے کھاتا ہے تو کوئی مچھلی۔

دیکھو اور جوڑو :

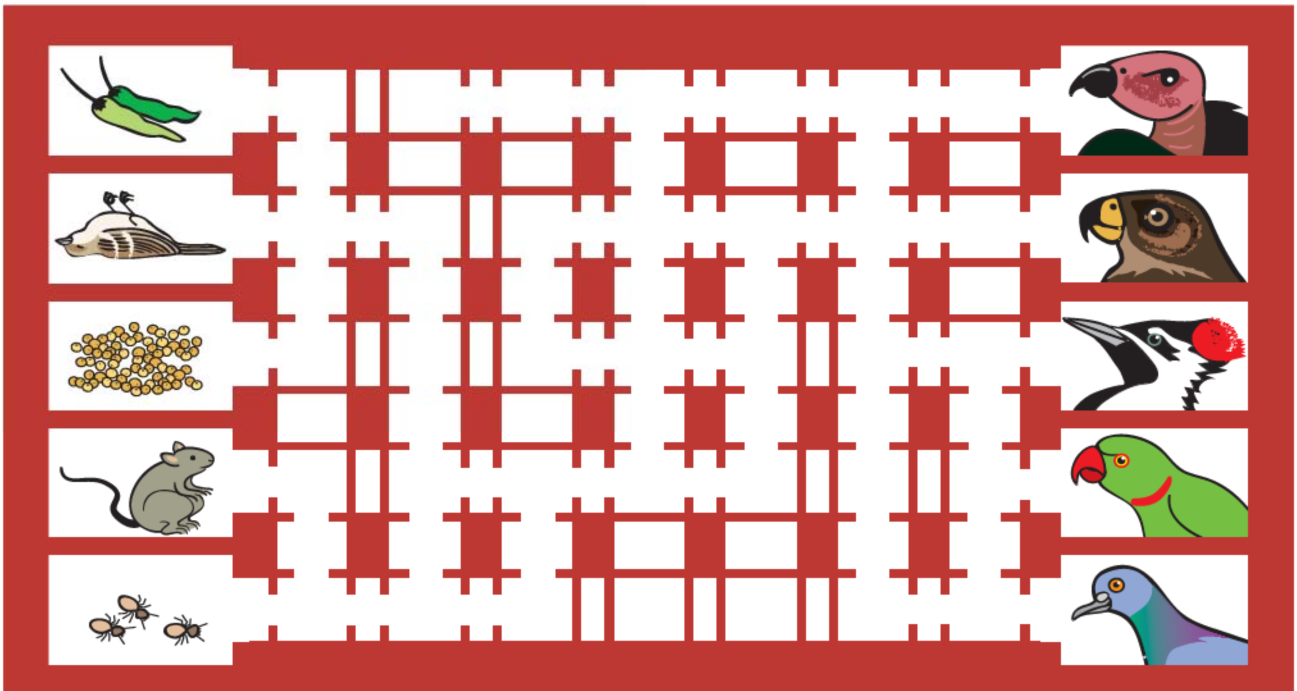

کیا تم نے بھی غور کیا ہے کہ پرندوں کے اُڑنے، چلنے اور گردن گھمانے کے طریقے الگ الگ ہیں۔ مینا جھٹکے سے اپنی گردن آگے پیچھے کرتی ہے۔ اُلو تو اپنی گردن کو کافی پیچھے تک گھما سکتا ہے۔

کچھ پرندے ایسے ہوتے ہیں جو ہماری بولی کی نقل کرسکتے ہیں۔ کیا تم ایسے کسی پرندے کا نام جانتے ہو؟ اس کی تصویر اپنی کاپی میں بناؤ، رنگ بھرو اور اس کا نام بھی لکھو۔

مشاہدہ :

باہر کھلے میں جاؤ۔ پرندوں کو دیکھو کہ وہ کیسے چلتے ہیں، ان کے پَر کیسے ہیں اور گردن کیسے ہلاتے ہیں؟ پرندوں کی آوازیں بھی سنو۔ کسی تین پرندوں کی آوازوں کی نقل کرو۔ ان کے گردن ہلانے کے انداز کی بھی نقل کرو۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ پہچانیں تم نے کس پرندے کی نقل کی ہے۔

پرندوں کے پَر مختلف رنگ، قد اور شکل کے ہوتے ہیں۔ ان کے پَر اُڑنے میں مدد کرتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں پَر ان کے بدن کو گرم بھی رکھتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً پرندوں کے پرانے پر جھڑ جاتے ہیں اور نئے پَر نکل آتے ہیں۔ تم نے بھی کئی بار پرندوں کے گرے ہوئے پروں کو دیکھا ہوگا۔

پرندوں کے گرے ہوئے پروں کو اکٹھا کرو اور ان کے رنگ روپ اور ہیئت کا مشاہدہ کرو، ایک پرندے کا نام لکھ کر اُس پر پرندوں کے پَر چپکاؤ۔

* پرندوں کے علاوہ اور کون کون سے جاندار اُڑ سکتے ہیں ؟

سوچو اور کہو :

* اگر تم بھی پرندوں کی طرح اُڑ سکتے، تو تم کہاں جاتے ؟ کیا کیا کرتے ؟

---

* اگر پرندے اُڑ نہ سکیں بس اپنے پیروں پر ہی چلیں تو کیا ہوگا ؟

آؤ بنائیں مرغا :

ایک چوکور کاغذ لو۔

۱۔ اسے تصویر کے مطابق نقطوں کی جگہ سے موڑو۔

۲۔ تصویر میں دکھائے گئے نقطوں سے کاغذ کو آدھا موڑو۔

۳۔ اب کاغذ کو نقطوں کی لکیر (.......) سے تیر کے نشان کی طرف موڑو۔

۴۔ تصویر میں دکھائے گئے طریقے سے کاغذ کو موڑ کر مرغ کی چونچ بناؤ۔

۵۔ اب ایک لال رنگ کے کاغذ کو مرغ کی کلغی کی شکل میں کاٹ کر اس کے سر کے اوپر چپکا دو۔

۶۔ ایک چھوٹے سے کالے رنگ کے کاغذ کو گول کاٹ کر مرغ کی آنکھ کی جگہ چپکا دو۔

بس ہو گیا تمہارا مرغا تیار !

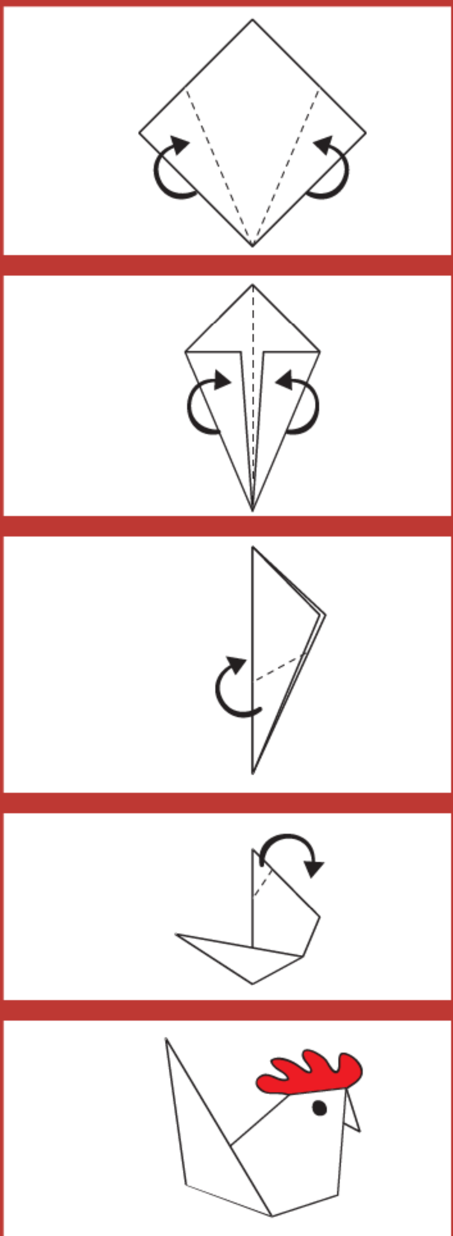

۹ آؤ بارش آؤ

اپّو نے کیلے کھائے

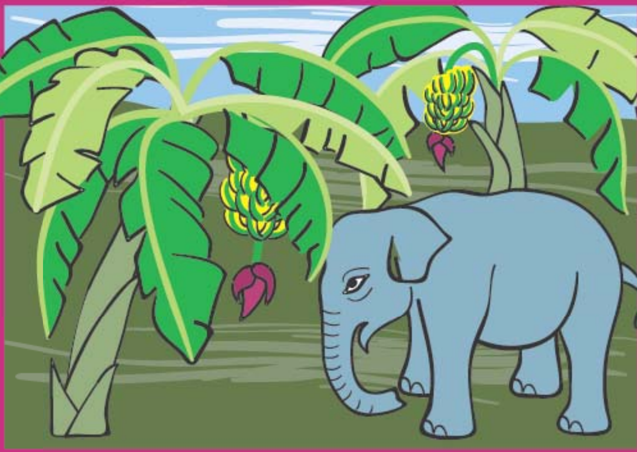

اپّو ہاتھی کو کیلے بہت پسند ہیں۔ وہ روز کیلے کے پیڑوں سے کیلے توڑ کر کھاتا ہے۔

ایک دن اُس نے دیکھا کہ کیلے کے پیڑ مرجھا رہے ہیں۔ بہت دنوں سے بارش جو نہیں ہوئی تھی۔

اپّو بولا۔ میں ابھی اپنی سونڈ میں پانی بھر کر لاتا ہوں۔ وہ ندی کی طرف چل پڑا۔

ندی میں پانی دیکھ کر اپّو خوش ہوا۔ ندی سے اپّو نے جی بھر کر پانی پیا۔ سونڈ میں پانی بھر بھر کر وہ خوب نہایا۔

پھر سونڈ میں پانی بھرا اور جا کر کیلے کے پیڑوں کو بھی نہلا دیا۔

پانی ملتے ہی کیلے کے پیڑ کھل اُٹھے۔

اپّو بولا۔ اب میں روز تمہارے لئے پانی لاؤں گا، تم مجھے میٹھے میٹھے کیلے جو دیتے ہو۔

* اگر کیلے کے پیڑ کو پانی نہ مِلے تو کیا ہوگا ؟

* تمھارے گھر کے آس پاس کے پودوں کو پانی کہاں سے ملتا ہے؟

* کیا تم نے جانوروں کو پانی پیتے دیکھا ہے؟ کہاں ؟

* کیا تم نے کسی جانور کو پانی پلایا ہے؟ وہ پانی کیسے پیتا ہے؟

کہانی میں تم نے پڑھا کہ کیلے کے پیڑ کو اپّو ہاتھی نے پانی دیا۔ دوسرے پیڑ پودوں کو پانی کہاں سے ملتا ہے ؟
پیڑ پودوں کو زیادہ تر بارش سے پانی ملتا ہے۔ بارش کے آتے ہی پیڑ پودے کھل اُٹھتے ہیں۔

آؤ نظم پڑھیں اور گنگنائیں۔

""بادل آئے""

گورے بن کر، کالے بن کر،
آئے بادل جادو لیکر
گیّتے ہرنے ہاتھی گھوڑے،
اور آئے ہنسوں کے جوڑے
آئے کبھی وہ ہرنے بن کر،
آئے بھاگے دوڑے آئے
آئے بادل جادو لیکر...

پَل میں آتے پَل میں جاتے،
کبھی مہینوں نظر نہ آتے
اور کبھی جم جاتے ایسے،
اور کبھی نہ ٹلتے ٹالے
آئے بادل جادو لیکر...

کبھی گرجتے کبھی برستے،
قوسِ قزح جیسے نظر آتے
کبھی برستے اولے بن کر،
درخت تب پتّوں کو ترستے...
آئے بادل جادو لیکر،
گورے بن کر کالے بن کر

ہریش نگم
چکمک (اگلو)

نظم میں دیکھا...

* بادلوں میں کیسی شکلیں دِکھائی دیتی ہیں ؟
* سبھی بادل کیا کرتے ہیں ؟
* تمھیں بارش آنے پر کیسا لگتا ہے ؟
* کیا تم نے کبھی قوس قزح دیکھی ہے ؟
* قوسِ قزح کب دکھائی دیتی ہے ؟
* بارش آنے پر کیا ہوتا ہے ؟
* بارش آنے پر آسمان میں آپ کو کیا دکھائی دیتا ہے ؟
* بارش آنے پر بادلوں کے علاوہ اور کیا کیا دکھائی دیتا ہے ؟

بارش ہونے پر کاغذ کی ناؤ بنانے اور اسے پانی میں چلانے میں مزہ آتا ہے نا ؟

کاغذ کی ناؤ بناؤ اور اُسے پانی میں تیراؤ۔

کیا تم نے بارش میں کوئی پریشانی جھیلی ہے؟ کیا تم نے بارش میں کسی کو پریشانی میں دیکھا ہے؟ بارش کے اپنے تجربات کی تصویر بناؤ۔

بچوں کے بارش سے متعلق تجربات کو سننے سے بارش سے ہونے والے اثرات اچھے یا برے دونوں پر تفصیلی گفتگو ہوسکتی ہے۔

۱۰ باورچی خانے کی بات

تصویر میں جن خانوں میں نقطے (•) لگے ہیں ان خانوں میں رنگ بھرو۔ جو برتن نظر آتے ہیں ان کے نام لکھو۔

تم نے تصویر میں کھانا پکانے کے کئی برتن ڈھونڈ لئے ہوں گے۔ کیا تمہارے گھر میں ان کے علاوہ کچھ اور برتنوں کا بھی استعمال ہوتا ہے؟ نام نوٹ کرو۔

برتن کن کن چیزوں کے بنے ہوتے ہیں؟

اپنے بزرگوں سے معلوم کرو پہلے کس طرح کے برتن زیادہ کام میں آتے تھے۔ وہ کس چیز کے بنے ہوتے تھے؟

سوچو اور کہو :

ہم کن چیزوں کو پکا کر کھاتے ہیں؟

ہم کن چیزوں کو کچا کھا سکتے ہیں؟

ہم کن چیزوں کو کچا اور پکا کر کھاتے ہیں؟

کچی کھائی جانے والی چیزیں	پکا کر کھائی جانے والی چیزیں	کچی اور پکا کر کھائی جانے والی چیزیں

تم نے باورچی خانہ میں روٹی بنتے دیکھی ہے نا۔ اس کے لیے کتنے کام کرنے پڑتے ہیں۔ آٹے کو برتن میں نکالنا، آٹے میں پانی ملانا، اُسے گوندھنا، آٹے کے چھوٹے چھوٹے پیڑے بنانا، پیڑے کو بیلنا اور پھر سینکنا۔ اتنے سارے کام کرنے کے بعد روٹی تمہاری پلیٹ میں آتی ہے۔

دیکھو اور لکھو :

اب تم باورچی خانہ میں جا کر کسی ایک چیز کو پکتے دیکھو۔ اُسے پکانے کے لیے کیا کیا گیا ؟

چیز کا نام ______ کیا ضرورت پیش آئی ؟ ______

کیا کیا گیا ؟

۱۔ ______ ۲۔ ______ ۳۔ ______

۴۔ ______ ۵۔ ______ ۶۔ ______

تم نے دیکھا، کھانے کی چیزیں طرح طرح سے پکائی گئی ہیں۔ کوئی سینک کر تو کوئی تل کر۔ کسی کو بھونتے ہیں، تو کسی کو اُبال کر پکاتے ہیں۔

سوچو اور لکھو :

دیے گئے پکانے کے طریقے کے سامنے دو دو چیزوں کے نام لکھو۔ جو اس طریقہ سے پکائی جاتی ہیں۔ اس فہرست میں کچھ اور طریقہ جوڑو اور ان کی مثالیں بھی لکھو۔

چیزیں پکانے کا طریقہ	چیزوں کے نام	
سینک کر		
بھون کر		
تل کر		
گرمی سے سینک کر		

گھر کے افراد سے بات چیت کر کے بچے اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔ جس سے یہ واضح ہو سکے کہ استانی کے علاوہ اور لوگ بھی معلومات میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔

سوچو اور لکھو :

- تمہارے گھر میں کھانا پکانے کے لیے کون سے ایندھن کا استعمال ہوتا ہے ؟
- تمہاری کاپی میں تصویر بناؤ اور ان کے نام لکھو۔
- نیچے دی گئی تصویروں کو پہچان کر ان کے نام لکھو۔ نیچے دی گئی تصویروں کی فہرست کے ساتھ جوڑو۔ ایک سے زیادہ چیزیں بھی جُڑ سکتی ہیں۔

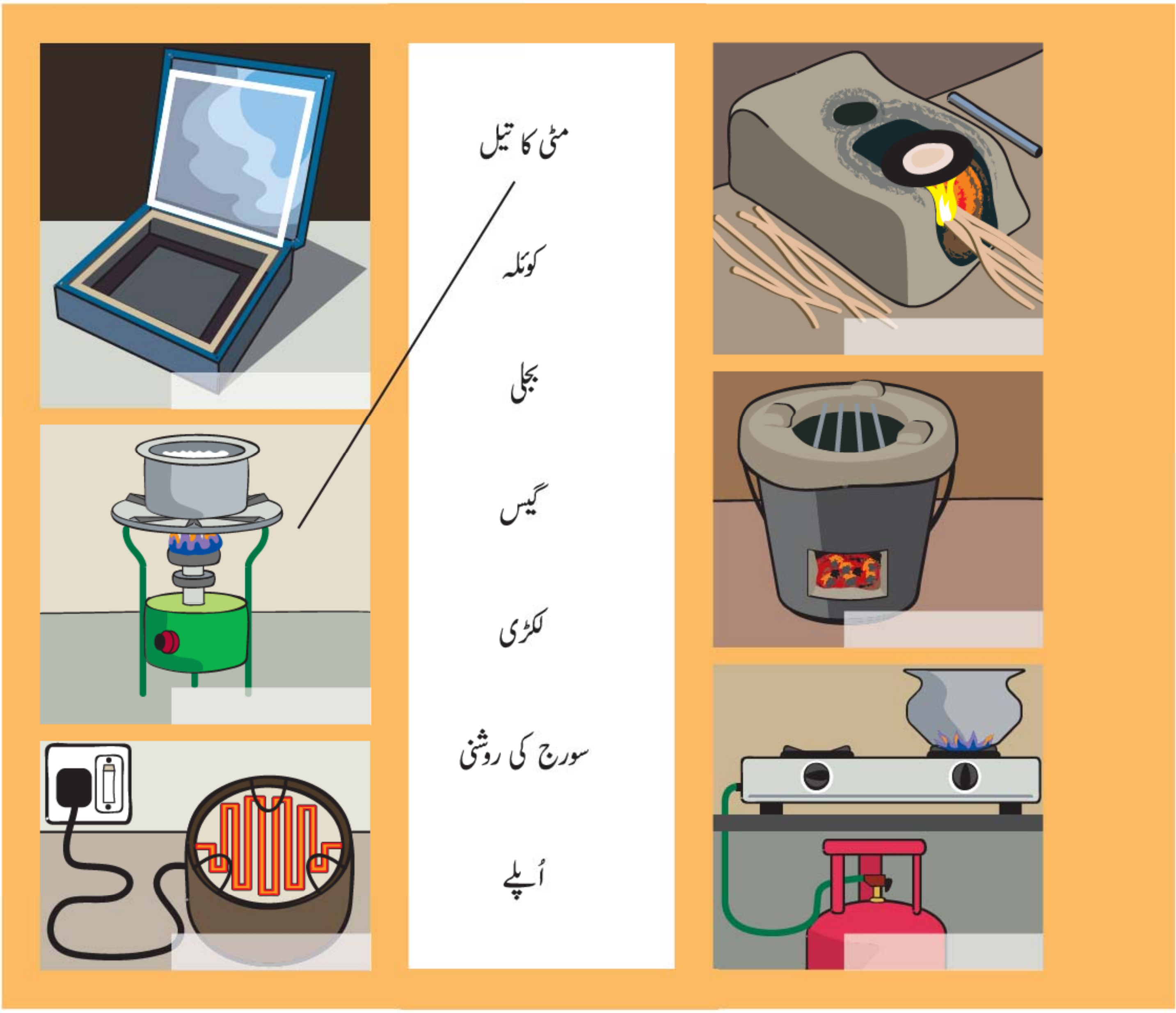

کھانا پکانے کے الگ الگ طریقوں پر بچوں کے اپنے تجربات دلچسپ ہوسکتے ہیں۔ گھروں میں استعمال کئے جانے والے ایندھن سے ماحول پر اثر پڑنے پر بھی گفتگو کی جاسکتی ہے۔

پڑھو اور کرو :

ثابت مونگ کو پانی میں رات بھر بھگو دیں۔ صبح اُنہیں گیلے کپڑے میں لپیٹیں اور ڈھک کر کسی برتن میں رکھیں۔ ایک دو دن بعد اسے کھول کر دیکھیں۔ کیا ان میں کچھ فرق دکھائی دیتا ہے ؟ ان میں کچھ کٹی ہوئی پیاز ٹماٹر، نمک اور لیموں کا رَس ملاؤ۔ کلاس میں مل بانٹ کر کھاؤ۔

دیکھو اور لکھو :

ایسی اور کون سی چیزیں ہیں جنہیں بغیر پکائے تیار کر سکتے ہو؟

• لیموں کا شربت	پانی میں شکر گھولنا ←	لیموں کا رس ڈالنا ←	چھاننا ←	شربت تیار ہے
•	←	←	←	
•	←	←	←	

بچوں سے مِل جُل کر کھانے کی چیزیں بنانے کا مزہ اُٹھاؤ۔ وہ آسانی سے اپنے علاقے میں دستیاب اور اپنے ماحول میں کھائی جانے والی چیزوں کے مطابق کھانا تیار کریں گے۔

ہماری سواریاں

ریل گاڑی

آؤ بچوں کھیل دکھائیں،
چھک چھک کرتی ریل چلائیں
سیٹی دے کر سیٹ پر بیٹھو
ایک دوجے کی پیٹھ پر بیٹھو
آگے پیچھے پیچھے آگے،
لائن سے لیکن کوئی نہ بھاگے
سارے سیدھی لائن میں چلنا،
دونوں آنکھیں میچے رکھنا
بند آنکھوں سے دیکھا جائے،
آنکھ کھلے تو کچھ نہ پائے
بند آنکھوں سے دیکھنے کا مزہ ہے کچھ اور
ریل گاڑی، ریل گاڑی، چھک چھک، چھک چھک، چھک چھک، چھک چھک
بیچ والے اسٹیشن بولے، رُک رُک، رُک رُک، رُک رُک، رُک رُک
تڑک بھڑک، لوہے کی سڑک
یہاں سے وہاں، وہاں سے یہاں
چھک چھک، چھک چھک
لائٹ کرتی سر سر سرکتی
اُجالے میں چھک چھک کرتی
اندھیرے میں چھک چھک کرتی
بالو ریت، آلو کا کھیت،
باجرہ دھان، بڈھا کسان
ہرا میدان، مندر مکان، چائے کی دکان...
ریل گاڑی، ریل گاڑی، چھک چھک، چھک چھک، چھک چھک، چھک چھک
بیچ والے اسٹیشن بولے، رُک رُک، رُک رُک، رُک رُک، رُک رُک

ایسے سب کچھ آتا خوب

زور سے دو آواز کسی کو

پُل پگڈنڈی، ٹیلے پہ جھنڈی

پانی کا کنڈ، پنچھی کا جھنڈ

جھونپڑی-جھاڑی، کھیتی باڑی

بھاک چھک بھاک چھک دوڑی گاڑی

بادل دھواں، موٹھ کنواں

کنویں کے پیچھے، باغ بغیچے

دھوبی کا گھاٹ، منگل کی باٹ

گاؤں میں میلہ، بھیڑ جھمیلہ

ٹوٹی دیوار، بھیڑوں کا ریوڑ

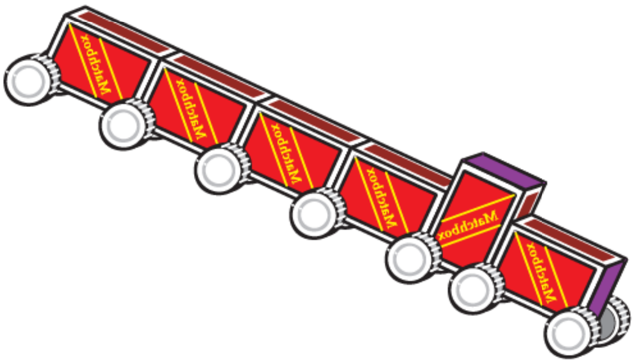

ریل گاڑی، ریل گاڑی، چھک چھک، چھک چھک، چھک چھک، چھک چھک

بیچ والے اسٹیشن بولے، رُک رُک، رُک رُک، رُک رُک، رُک رُک

ہریندر ناتھ چٹوپادھیائے کی نظم کے کچھ اقتباس

سوچو اور کہو :

تم کو نظم کیسی لگی ؟

* کیا تم ریل گاڑی میں بیٹھے ہو ؟ کب کب ؟
* کیا ریل گاڑی کہیں بھی چل سکتی ہے ؟ کیوں ؟
* اس نظم میں ''لوہے کی سڑک'' کس کو کہا گیا ہے ؟

پڑھو اور لکھو :

* نظم میں ریل گاڑی کہاں کہاں سے گزری ؟ فہرست بناؤ۔
* تم کس کس سواری میں بیٹھے ہو؟

پڑھو اور سمجھو :

چھٹّیوں میں سب گھومنے جاتے ہیں۔ کوئی نزدیک جگہوں پر جاتے ہیں، تو کوئی دور۔ کوئی بس میں جاتا ہے، ریل میں یا ہوائی جہاز میں جاتا ہے۔ دوسری طرح سے بھی مسافری کی جاسکتی ہے۔ یہاں کچھ بچوں نے ان کی چھٹّیوں کے متعلق بات کی ہے۔

میں اپنے چاچا کے پاس دلّی گئی تھی۔ ریلوے اسٹیشن سے ان کے گھر پہلے تو سے جاتے تھے، لیکن اس بار تو مزہ آ گیا۔ ہم میں بیٹھ کر زمین کے نیچے سرنگ سے ہوتے ہوئے گئے۔ سرنگ میں جاتے ہوئے احساس ہی نہیں ہوا کہ اوپر سرپٹ بھاگ رہی ہوں گی۔

میری پھوپھی کی شادی تھی۔ اتنے سارے رشتہ دار ملے۔ خوب کھایا، پیا اور کھیلے۔ بڑے بھیّا بھی امریکہ سے آئے تھے۔ میں بیٹھ کر۔ سوچو تو عجیب لگتا ہے۔ اتنی دور سے آئے، لیکن ایک ہی دن میں پہنچ گئے۔ دلہن بنی پھوپھی کو جب میں لے جارہے تھے، وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔

میں اپنی نانی کے گھر 'کیرل' تھی۔ وہ جہاں رہتی ہیں۔ اس کے آس پاس پانی ہی پانی ہے، ان کے گھر جانے کے لیے گھوم کر جاتے تو اسٹیشن سے یا لے سکتے تھے۔ لیکن ہم سیدھے میں گئے۔ کچھ عجیب لگا لیکن اچھا بھی !

ہم لوگ چھٹیوں میں شملہ گھومنے گئے۔ اونچے اونچے پہاڑوں پر جب
ٹیڑھے میڑھے راستوں سے ہوکر چلتی ہے، تب نیچے
دیکھ کر بہت ڈر لگتا تھا۔ شملہ میں ہمیں بہت پیدل چلنا پڑا۔ میری دادی تو
جلدی ہی تھک جاتی تھیں۔ ہم اُنھیں پر بٹھا دیتے تھے۔
میں تو مزے سے پیدل چلتا تھا۔ تھکتا ہی نہیں تھا۔

میری خالہ تو میرے گھر کے پاس ہی رہتی ہیں۔ جب بھی خالہ کے پاس
جانے کا دل چاہتا ہے، میں جھٹ اپنی اُٹھاتی ہوں اور
پہنچ جاتی ہوں ان کے پاس۔ میری ماں اور چھوٹو تو میں
بیٹھ کر نانی کے گھر جاتی ہیں۔

ان چھٹیوں میں میں اپنے ماموں کے گاؤں گیا تھا۔ ان کے گاؤں تک تو کوئی
بس ہی نہیں جاتی۔ ہم لوگ ریلوے اسٹیشن سے
میں بیٹھ کر لہلہاتے کھیتوں کے بیچ میں سے ہوکر گاؤں تک گئے۔ مجھے تو
بیلوں کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی آواز سننا بہت اچھا لگا۔

جانوروں کی دیکھ بھال اور ان کے تئیں وابستگی (Compassion) کو کمرہ جماعت میں بات چیت کرکے بڑھائیں۔

* بچوں نے کن کن سواریوں کے نام لکھّے ہیں ؟

سوچو اور لکھو :

* اپنے گھر سے کس طرح جاؤ گے، ☐ میں لکھو :

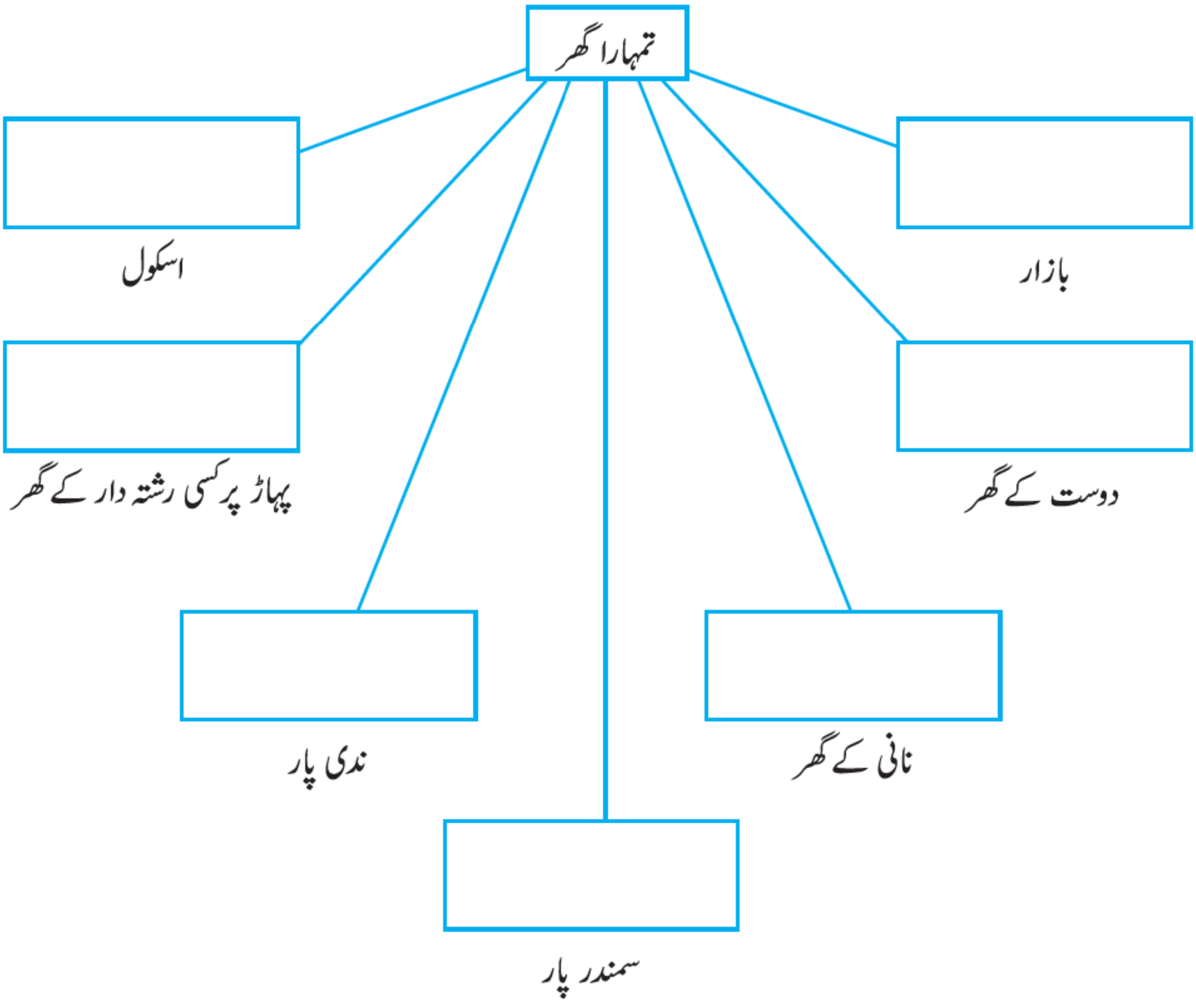

بچوں نے متعدد سواریوں کو یا تو حقیقت میں دیکھا ہوگا یا کتابوں، فلموں وغیرہ میں۔ یہ سبھی تجربات بچوں سے گفتگو کرنے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

یاد کرو اور لکھو :

تصویر کے سامنے سواری کے کام لکھو۔ خالی جگہ میں کچھ سواریوں کی تصویر بناؤ۔ سواری کس کام کے لیے استعمال کی جاتی ہے اس کے متعلق نوٹ کرو۔

سواری	کام
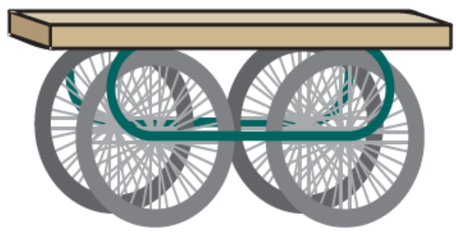	
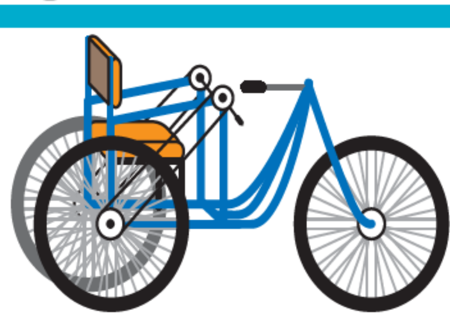	
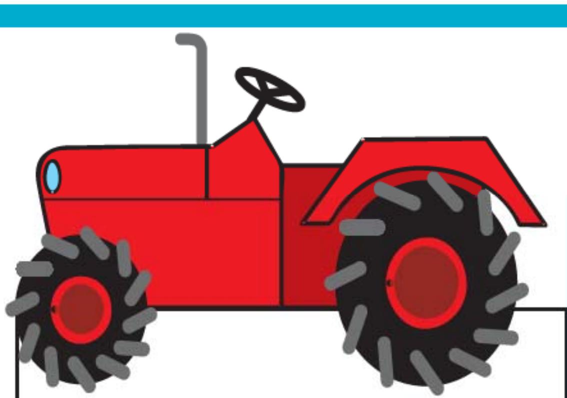	

سواری

کام

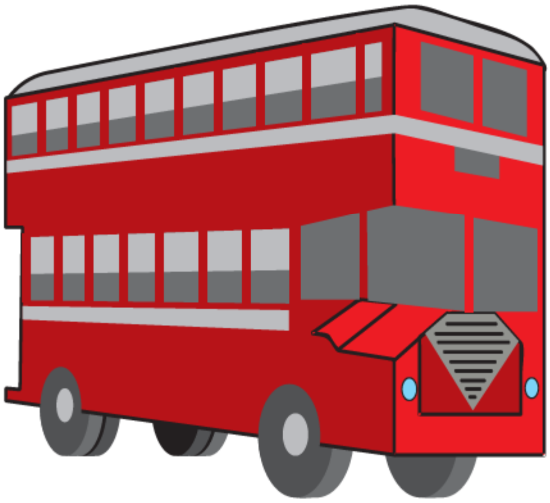

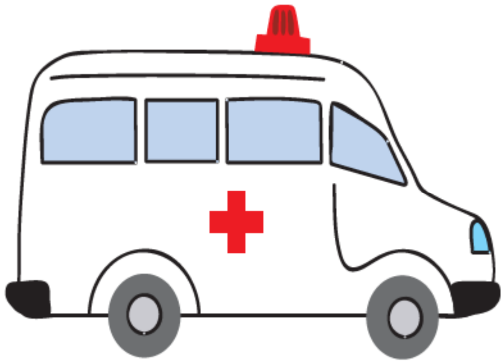

سواریوں کے نام دیے گئے ہیں۔ اس کی ایک طرف سواری کے پہیے کی تعداد لکھو۔ دوسری طرف خانے میں اس کے کام لکھو۔

بس		* مسافری کرنے کے لیے * گھومنے جانے کے لیے * بارات لے جانے کے لیے
بیل گاڑی	دو پہیے	
رِکشہ		
موٹر کار		
ہوائی جہاز		
سائیکل		

سوچو اور کہو :

* اس وقت کن سواریوں کا استعمال کیا جاتا ہے ؟
* بیس سال پہلے کس طرح کی سواریوں کا استعمال کیا جاتا ہوگا ؟
* جب سواریاں نہیں تھیں تب لوگ مسافری کس طرح کرتے ہوں گے ؟

سوچو اور لکھو :

آپ نے کس سے پوچھا ؟	ان کا جواب
ممّی	
دوست	
چچّا	
مدرس	

بزرگوں سے حاصل کی ہوئی معلومات پر منحصر گفتگو بچوں کو سواری گاڑیوں میں آئی ہوئی تبدیلیوں کے سمجھانے میں مددگار ہوگی۔ کتاب میں بزرگوں نانا، نانی، دادا، دادی سے اس لیے معلوم کرنے کو کہا گیا ہے کہ اس زمانہ اور موجودہ زمانہ کے درمیانی فرق کو بچے بخوبی سمجھ سکیں۔

تمھاری اپنی ریل گاڑی

دی گئی تصویر کی مدد لے کر ماچس کی ڈبیوں سے ریل گاڑی بناؤ۔

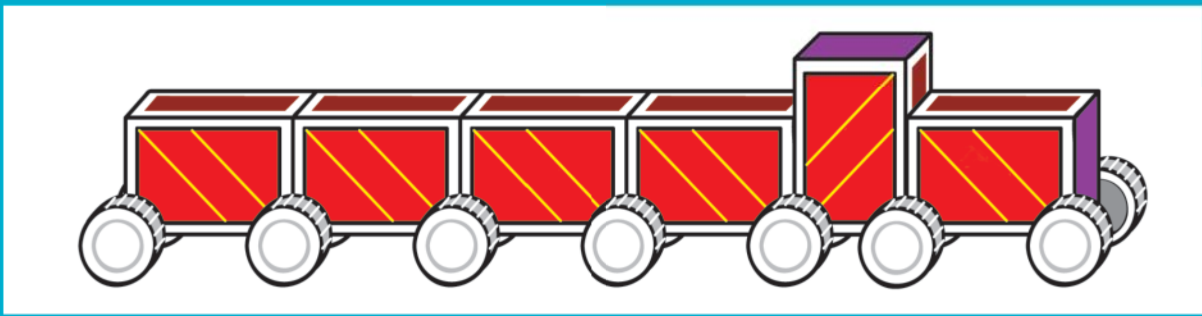

اگر کوئی چھک چھک کی آواز کرے تو تم فوراً پہچان جاتے ہو کہ وہ ریل گاڑی کے لیے کہہ رہا ہے۔ کیا تم آوازوں سے سواری گاڑی کو پہچان سکتے ہو؟ ایک مثال دی گئی ہے۔

چھک چھک	ریل گاڑی	پیں پیں	
پوں پوں		ٹپ ٹپ	
گھرّر گھرّر		ٹرن ٹرن	

* یہ تو تھی ایک ایک سواری کی آواز۔ جب سڑک پر ایک ساتھ کئی سواریاں آوازیں کرتی ہوئی چلتی ہیں تو کیسا لگتا ہے؟ مچتا ہے نا کتنا شور!

سوچو اور کہو:

* تم نے سب سے زیادہ شور کہاں سنا ہے؟
* کیا تمھیں اتنا شور اچھا لگتا ہے؟ کیوں؟

ریل گاڑی بنانے کے لیے ماچس کی ڈبیوں کے بجائے ٹین کے ڈبّوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پہیے بنانے کے لیے ڈھکّن کی بجائے بٹن کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

* تصویر میں تمھیں کیا کیا دکھائی دے رہا ہے؟

* تمھیں کون کون سی سواریاں دکھائی دے رہی ہیں؟

* یہ تمام سواریاں کن کاموں کے لیے استعمال ہوتی ہیں؟

تصویر کی مدد سے ہنگامی حالات پر گفتگو کی شروعات کی جاسکتی ہے۔

ذیل میں دی گئی شکل میں باکس دیکھو۔ اس کے نیچے دی گئی جگہ میں صحیح ترتیب سے بناؤ اور رنگ بھرو۔ اس کے لیے فن پیج کا استعمال کریں۔ دیکھو کیا بنتا ہے؟ اس کا نام لکھو۔

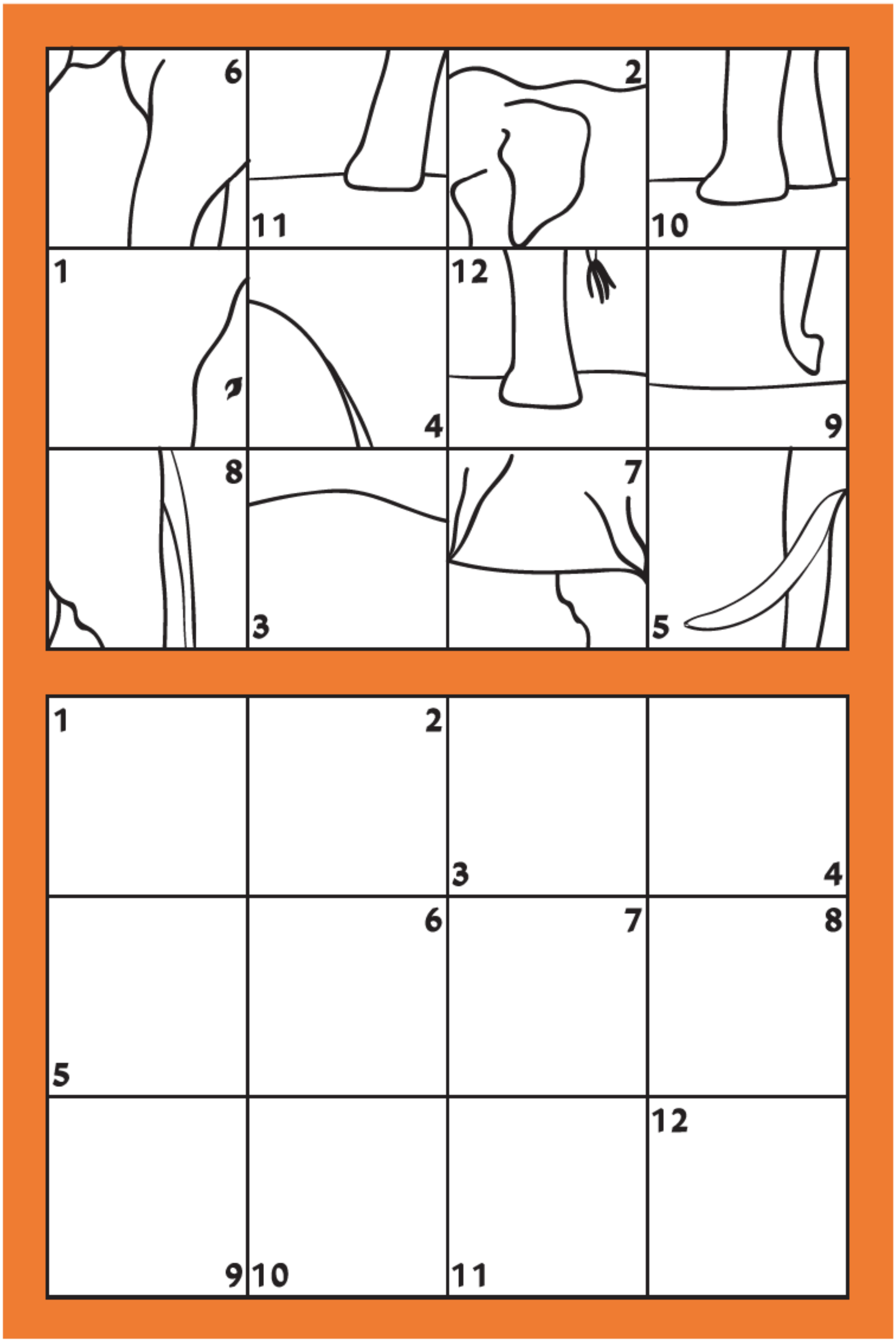

اجتماعی اور انفرادی طور پر اس طرح کی سرگرمی کرنے کے مزید مواقع دیں۔ یہ تصویر بنانے میں اُستاد ہدایت دیں، ضرورت کے مطابق براہِ راست یا بالواسطہ مدد یا تعاون کریں۔

۱۲

ہمارے کام

رمیش عمارت سازی کا کام کر رہا تھا۔ روز کی طرح رمیش ناشتہ کرکے، پہنچ گیا چائے کی دکان پر۔ آج اس کے ساتھ گاؤں سے آیا اس کا بھائی راجیش بھی ہے۔ چائے والے نے چائے پکڑاتے ہوئے کہا: لو جی، اخبار بھی پڑھو۔

راجیش نے پوچھا، ''آپ یہاں دن بھر وقت کیسے گزارتے ہیں؟ بیٹھے بیٹھے اُوب نہیں جاتے؟'' رمیش نے کہا، ''ارے نا! میرا کام تو میں کروں گا اور دیکھو اطراف میں کتنے لوگ ہیں جو اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔''